Regd No P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

The Weekly Badr Qadian

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۳

شمارہ ۵۳

شرح چندہ
سالانہ ۷ روپے
ششماہی ۴ ”
ممالک غیر ۸ ”
فی پرچہ ۱۵ پیسے

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری
نائب فیض احمد گجراتی

۳۱ فتح ۱۳۴۳ ہش	۲۶ شعبان ۱۳۸۴ھ	۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ چونکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ایک لمبے عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ اور حضور کو بیچینی زیادہ رہتی ہے۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان - ۲۹ دسمبر - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل و عیال ۴ دسمبر کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہے اور خیر و عافیت سے واپس لائے آمین۔

قادیان - ۲۹ دسمبر - جلسہ سالانہ قادیان پر بیرونجات سے تشریف لانے والے اکثر مہمان واپس جا چکے ہیں۔ اب صرف اکادکا مہمان رہ گئے ہیں۔

قادیان - ۲۹ دسمبر - ربوہ کا جلسہ سالانہ نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ۲۸ دسمبر کو ختم ہو گیا ہے۔ قریباً ایک لاکھ آدمیوں نے شرکت کی۔ الحمد للہ

قادیان میں جماعت احمدیہ کا تہترواں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا

شمع احمدیت کے دو ہزار پروانوں کا اجتماع

علماء سلسلہ کی پر مغز تقاریر - پرسوز اجتماعی دعائیں اور مجالس ذکر کا انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر

قادیان - ۲۲ دسمبر - خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان میں جماعت احمدیہ کا تہترواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ ملک کے مختلف علاقوں سے سینکڑوں احباب جماعت کے علاوہ دو سو احمدی زائرین قافلہ کی صورت میں پاکستان سے بھی تشریف لا کر شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ کے تینوں روز دونوں وقت دن اور رات کو مقررہ پروگرام کے مطابق علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔ احباب جماعت کے علاوہ بڑی تعداد میں غیر مسلم دوست بھی باقاعدگی سے شریک جلسہ ہوتے رہے۔ اور سب نے جلسہ کی تمام کارروائی کو دلچسپی سے سُنا اور لطف اندوز ہوتے۔ ذیل میں دونوں اوقات کی الگ الگ روئداد مختصر طور پر درج کی جاتی ہے۔ دن کے اجلاسات احمدیہ جلسہ گاہ میں اور شبینہ اجلاسات مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوتے ——— ادارہ

حسب روایات سابقہ جماعت احمدیہ کا تہترواں سالانہ جلسہ قادیان کی مقدس سرزمین میں مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو منعقد ہوا۔ پہلے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت کے فرائض محترم الحاج مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ بعدہ محترم صدر مجلس نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جلسہ کی فضا اس موقعہ پر ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اور نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ اور صدر جلسہ سٹیج پر تشریف لائے۔

افتتاحی تقریر

محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہ اجتماع خالص دینی اور روحانی ہے۔ اور دنیوی میلوں اور جلسوں سے اس کو اس رنگ میں انفرادیت حاصل ہے۔ بعض جگہوں کو مختلف قسم کی خصوصیات حاصل ہوتی ہیں۔ قادیان کی سرزمین کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اور روحانیت کا ایک سورج طلوع ہوا جس نے تمام دنیا کو منور کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ برکت حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی اس زمین کو حاصل ہوئی

اس امر کی وضاحت کرنے کے بعد صاحب صدر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی نیتوں میں برکت دے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے

بعد ازیں دعا کی گئی اور اجلاس کی کارروائی ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوئی۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

پیغام حضرت امام جماعت احمدیہ

نظم کے بعد مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب امیر قافلہ پاکستان نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے

محترم حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی درخواست پر جلسہ سالانہ کے لئے ارسال فرمایا تھا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا قادیان میں جمع ہونا مبارک کرے۔ میرا پیغام آپ کے لئے یہی ہے کہ اپنے نمونے سے دنیا کو احمدیت کی طرف کھینچیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پیغام ناظر صاحب خدمت درویشان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر خدمت درویشان ربوہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس کا خلاصہ یہ ہے

آپ لوگ پھر ایک مرتبہ حضرت ابراہیم ثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز میں جوق در جوق جمع ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بیج بویا ہے جو بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ ابتداءً جلسہ ہذا میں شامل ہونے والوں کی

تعداد ستر ۷۰ سے زاید نہ تھی۔ لیکن اب یہ تعداد ہزاروں تک پہونچ گئی ہے۔ اور ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ آپ لوگ اسلام کی جیتی جاگتی تصویر بنیں اور ایسا نمونہ پیش کریں جو دوسروں کی ہدایت کا موجب ہو۔ دعاؤں اور گریہ و زاری پر زور دیں اور مخلوق خدا کے سچے ہمدرد بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قبولیت دعا کا اعجاز عطا فرمائے۔ آمین

موعود اقوام عالم

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی کی تھی۔ موعود اقوام عالم کے عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر تاریکی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی مہا پرش لوگوں کو نیکیوں کی طرف آمادہ کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ بھارت ورش میں اس قسم کے چار یگ بیان کئے جاتے ہیں۔ یعنی ست یگ۔ ترتیا یگ۔ دواپر یگ اور کل یگ

مذکورہ زمانہ میں پاپ کے بکثرت پھیل جانے کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اور اس زمانہ میں ایک اوتار کے آنے کی بھی خوشخبری پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں بھی ایسی پیشگوئیاں بکثرت مشہور ہیں اور عیسائیوں میں بھی۔ فاضل مقرر نے بھوشیہ پران۔ گیتا۔ قرآن کریم۔ احادیث اور بائبل سے موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کر کے اس زمانہ پر چسپاں کیں اور بتایا کہ ان تمام کتابوں میں بیان شدہ علامات ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ آخر میں آپ نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ماموریت کے دعویدار صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں جنہوں نے مسیح و مہدی اور کرشن ہونے کا دعوےٰ کیا اور فرمایا کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اور میرے ہی ذریعہ دنیا کے پاپ دور ہوں گے۔ آپ ہی کے ذریعہ موجودہ زمانہ میں مذہب کا قیام ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور مشنوں کا ذکر کر کے مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر ختم کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

دوسری تقریر خاکسار محمد کریم الدین کی تھی۔

میں نے مذکورہ بالا عنوان کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف پیشگوئیاں بیان کیں جو آپ کی اپنی کامیابی اور جماعت کی ترقی کے متعلق تھیں۔ اسی طرح مخالفین کی ناکامی کے بارے میں پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے ڈپٹی عبداللہ آتھم اور ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی مدعی نبوت امریکہ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ زلازل اور طاعون اور جنگ عظیم اول و ثانی کے بارے میں مفصل پیشگوئیاں بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ عالم الغیب خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی آن باتوں کا حرف بحرف پورا ہونا جو امور غیبیہ پر مشتمل تھیں ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ خدا کے سچے امور اور مرسل تھے۔

اس تقریر کے بعد مکرم معین الدین صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی جس کا پہلا مصرع ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

بمبئی میں عیسائی کانفرنس اور جماعت احمدیہ کی مساعی

نظم کے بعد مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے عیسائیت کے کیتھولک فرقہ کی ۳۸ ویں کانفرنس منعقدہ بمبئی کے حالات نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان کیے۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس موقعہ پر یہ کوشش کی گئی کہ پاپائے اعظم سے وقت ملاقات کا لیا جائے۔ احمدیہ بک سٹال کے لئے جگہ حاصل کی جائے اور بلیٹن نمبر شپ کارڈ حاصل کئے جائیں۔ لیکن کانفرنس کے منتظمین نے ہماری ایک بات بھی قبول نہ کی۔ آپ نے بتایا کہ ربوہ اور قادیان سے وافر تعداد میں لٹریچر فراہم کیا گیا جس سے ہمارا ایک

کمرہ بھر گیا۔ اور بتایا کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور یادگیر کا تعاون اور جد و جہد جماعت کی تاریخ میں ایک شاندار واقعہ ہے۔ آپ نے تقسیم لٹریچر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے لٹریچر لٹایا نہیں بلکہ سنجیدہ طبقہ کے ہاتھوں میں پہنچایا ہے۔ ابتداءً اخبارات ہمارا پروپیگنڈہ کرنے سے ہچکچاتے رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دئے کہ آخر میں جماعت کی تبلیغی مساعی کا مقامی اخبارات نے بھی نمایاں طور پر اپنے پہلے صفحات پر ذکر کیا۔ اور اب وہاں ہمارا تبلیغی میدان بہت ہموار ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی یہ دلچسپ تقریر ایک بجے سے دو بجکر ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا دن مورخہ ۲۷/۱۲/۶۴ ۱۹

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجکر چالیس منٹ پر زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل التبشیر ربوہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے کی اور نظم مکرم مولوی منیر الدین صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترم صدر مجلس نے افریقہ سے آئے ہوئے بعض احمدی حضرات کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ مصلح موعود والی پیشگوئی میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

جسمانی قید سے روحانی اسیری بہت اذیت ناک ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ ہمارے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں اب دنیا کی اقوام روحانی اسیری سے رستگاری حاصل کر رہی ہیں۔

مسٹر محمد آرتھر افریقن مخلص احمدی

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد آرتھر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ غانا (مغربی افریقہ) کی تھی۔ انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات سے بڑی مسرت ہوئی کہ یہاں پر ہمارا استقبال اس رنگ میں کیا گیا کہ ہم نے کسی قسم کی غیریت محسوس نہیں کی اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے ہی وطن میں آ گئے ہیں۔ قبولِ احمدیت کے واقعات بیان کر کے احمدی بھائیوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتلایا کہ غانا کے صدر نکروما ہماری جماعت میں بہت دلچسپی لیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ہر رنگ میں ان کا ساتھ دیتی ہے اور حکومت کی وفادار ہے۔ غانا میں جماعت احمدیہ کی تعداد چالیس ہزار سے بھی زاید ہے۔ پاکستانی مبلغین کے علاوہ وہاں کے مقامی ۳۵ مبلغ تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ غانا کے مختلف علاقوں میں ۳۰۰ سے زیادہ جماعتیں ہیں۔ سارے غانا میں ۱۷۰ مساجد ہیں اور ۱۵۰ اساتذہ جماعت کا کام کر رہے ہیں۔ اس سے جماعت کی ترقی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ایک اخبار Guidence جاری کیا

گیا ہے جو ہفتہ وار ہے۔ آپ نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں کسی اور کی بیعت کی کیا ضرورت ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بیعت کو ہم پاسپورٹ کہہ سکتے ہیں اور خوف خدا اس کا ویزا ہے جس طرح پاسپورٹ کے بغیر کوئی کسی ملک میں داخل نہیں ہو سکتا اسی طرح روحانیت بھی بغیر بیعت اور خوفِ خدا کے پیدا نہیں ہوتی۔

الحاج حسن عطا صاحب

غانا (مغربی افریقہ) کے ایک اور احمدی دوست مکرم الحاج حسن عطا صاحب نے پندرہ منٹ تک انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے کماسی (غانا) کی آب و ہوا، پیداوار وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ وہاں ہمارا ایک سیکنڈری سکول ہے اور اشانتی میں سترہ مساجد ہیں۔ کماسی میں ہم نے ایک مشن ہاؤس دو منزلہ تعمیر کیا ہے اس مشن ہاؤس کے افتتاح سے احمدیت کی ترقی کا ایک نیا باب کھل گیا ہے آپ نے بتایا کہ مولانا عبد المالک خان صاحب مبلغ غانا کی مساعی کے نتیجہ میں ایک مشنری سکول بھی کھولا گیا ہے اور بعض طلباء کو تعلیم کے لئے ربوہ بھی بھیجا گیا ہے۔

مسٹر شمس الحق صاحب سابق جانسن

تیسری تقریر مکرم شمس الحق صاحب جانسن کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ میری انتہائی مسرت اور عزت افزائی کا باعث ہے کہ مجھے اس سٹیج سے کچھ کہنے کا موقعہ ملا۔ اپنے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرا خاندان انگریز ہے۔ میری پرورش بمبئی میں ہوئی۔ فوج میں ملازمت بھی کی۔ مجھے شروع ہی سے مذہبی لگاؤ رہا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں جب فوج کی ملازمت ترک کی اس وقت میں نے کلکتہ میں مسلمانوں سے رابطہ قائم کیا۔ کیونکہ پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھنے کے باوجود میرا یہ اعتقاد ہرگز نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں۔ بلکہ میں انہیں صرف خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ سمجھتا تھا۔ اسلام کا مطالعہ کر کے میں اہل سنت والجماعت میں شامل ہو گیا۔ لیکن ان کے عملی نمونہ سے مجھے سخت مایوسی ہوئی۔ اسی اثناء میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ کلکتہ سے ملاقات ہوئی اور احمدیت کا تعارف ہوا۔ لائف آف محمدؐ۔ ٹیچنگز آف اسلام اور قرآن مجید انگلش کا مطالعہ کیا اور احمدیت قبول کر لی۔

ترجمہ تقاریر

چونکہ مذکورہ بالا تینوں مقرروں نے انگریزی میں تقاریر کی تھیں اس لئے مکرم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی نے ان تقاریر کا اردو ترجمہ کر کے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔

احمدیت کا مستقبل

اس موضوع پر مکرم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی M.A. Ph.D. نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسیح موعود کی آمد کی غرض یہ بیان کی گئی ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ یعنی وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ احمدیت کا مقصد نہیں اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو دنیا میں پھیلانا ہمارا مستقبل ہے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ الودود تک کے زمانہ کی ترقی کا مختصر مگر جامع جائزہ حاضرین کے سامنے پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہمارے مستقبل میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ موسیٰؑ و عیسیٰؑ۔ کرشنؑ۔ رامؑ۔ اور بدھ علیہم السلام سارے انبیاء کی جلوہ گری ہوگی۔ اسلام کے اقتصادی اور سماجی نظام کی تکمیل ہوگی۔ اخوت و مساوات کا بہترین معاشرہ قائم ہوگا۔ جو اسلامی تعلیم کے مطابق عالم وجود میں آئے گا۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی کی تھی۔ آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اس کے نتائج بیان کرتے ہوئے کہا اسلام کی ترقی یورپین اور مغربی اقوام کے لئے حیرت کا باعث ہو رہی ہے۔ اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ نہ صرف یہ کہ احمدیت مٹ نہیں سکتی بلکہ ہمیشہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو تفصیلاً بیان کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ لوکل زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کا کام شروع کر دیا گیا ہے کیونکہ آزادی کے بعد لوکل زبان کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

گیمبیا مشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ابتداءً وہاں مشن ہاؤس کھولنے کی اجازت نہ دی گئی تھی۔ لیکن اب بڑے بڑے عالم ہماری جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور جماعت کو وہاں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ نائجیریا کے عیسائی اور مسلم حلقوں میں احمدیوں کے نفوذ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر بلی گراہم کو دئے گئے چیلنج کے متعلق بتلایا کہ اس موقعہ پر مقامی اخبارات میں ہمارا بڑا چرچا ہوا۔ ریڈیو کے ذریعہ بھی اسلام کی خدمت کا موقعہ ملتا رہا۔ یہاں سے دی ٹرتھ The Truth اور مشرقی افریقہ میں ایسٹ افریقن ٹائمز East African Times ہمارے اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد یورپ کے بعض مشنوں کی تبلیغی سرگرمیاں مختصر طور پر پیش کیں خصوصاً لندن ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین کا ذکر کیا۔ اسی طرح انڈونیشیا، فیجی آئی لینڈ اور ماریشس کے مشنوں کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی جس میں جماعت کی ترقی سے متعلق خوشخبری دی گئی ہے۔

(باقی صفحہ پر)

دارالامان قادیان میں ہمارا جلسہ سالانہ

مختصر کوائف

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس سال پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے دی گئی بشارت یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق قادیان میں جماعت کے تیسترویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پوری ہوتی دیکھی۔ جبکہ یہ جلسہ جماعت کے دائمی مرکز قادیان میں بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر منعقد ہوا۔ اور احباب جماعت محض روحانی استفادہ کی غرض سے دور و نزدیک کا سفر کرکے یہاں پہنچے۔ بھارت کے مختلف صوبہ جات سے سینکڑوں افراد کے علاوہ بیرونی ہند سے بھی دوست تشریف لائے۔ اس طرح ہر آنے والا بذاتِ خود خدا کے اس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان بن گیا

موسم سرما کے آغاز سے قادیان اور مضافات میں اگرچہ امساکِ باراں کے سبب خشک سردی پڑ رہی تھی مگر مورخہ ۱۲ر دسمبر کو مطلع معمولی طور پر ابر آلود ہو کر اچانک ژالہ باری ہوئی جس سے سردی کی شدت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ اور سردی کی یہ رَو جلسہ کے دنوں میں بھی قائم رہی۔ ساتھ ہی روزانہ دھوپ نکلتی رہی اور موسم خوشگوار رہا۔ بالخصوص جلسہ کے تینوں روز موسم بہت ہی اچھا رہا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ کی آمد کے سلسلہ میں مقامی طور پر خصوصی تیاریاں کی جاتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کر رکھا تھا چنانچہ آنمحترم کی نگرانی اور ہدایات کے تحت جملہ ایسے انتظامات بحسن و خوبی پایۂ تکمیل کو پہونچے مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کے ضروری سامان خورونوش کی خریداری۔ قابلِ رہائش مکانات کی درستی۔ محلہ احمدیہ کے راستوں اور مقبرہ بہشتی کی صفائی اور زیبائش وغیرہ سب کام خدا کے فضل سے اور درویشانِ کرام کی محبت و خلوص اور محنت کے ساتھ بروقت پورے

گذشتہ سے پیوستہ سال کے تجربہ کی بناء پر اس سال بھی روزانہ جلسہ کے دو اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ پہلا اجلاس دن کے وقت جلسہ گاہ میں بوقت ساڑھے دس بجے صبح شروع ہو کر دو اڑھائی بجے تک جاری رہتا جبکہ دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء آٹھ بجے رات مسجد اقصیٰ میں شروع ہوتا۔ رات کے وقت

حاضرینِ جلسہ کو سردی سے بچانے کے لئے اور بیٹھنے کے لئے کھلی جگہ مہیا کرنے کی غرض سے مسجد کے بیرونی پختہ برآمدوں کے در و دل میں خوبصورت اور دبیز پردے لٹکائے گئے تھے جو اسی غرض سے قبل از وقت تیار کروائے جا چکے تھے۔ چنانچہ ان پردوں کی آویزاں ہو جانے سے سامعینِ جلسہ کو بہت آرام رہا۔ بجلی کی ٹیوبوں کی سفید روشنی سے مسجد کا اندرونی مسقف حصہ [illegible] بنا ہوا تھا۔ جہاں روحانی لوگ دینی دعمدوں کو سمیٹ کر رحم پرور اور ایمان افروز باتوں کے تذکرہ کے لئے جمع تھے۔ [illegible] احمدی احباب کے علاوہ [illegible] کافی تعداد میں شریک ہو کر [illegible] بڑھاتے۔ اور دلچسپی سے تقریریں [illegible] سنتے رہتے۔

سالہا سال سے دور دراز علاقوں کے احباب جماعت بالعموم جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے ایک دو روز قبل تشریف لایا کرتے تھے۔ مگر اس سال ان علاقوں کے احباب غیر معمولی طور پر ایک روز قبل یعنی ۱۶ر دسمبر کی شام کو ہی کافی تعداد میں پہنچ گئے۔ اس طرح غیر متوقع طور پر مہمانانِ کرام کی قبل از وقت تشریف آوری سے جہاں منتظمین کے اندازے ٹوٹ گئے وہاں اس امر نے روحانی سرور پیدا کر دیا چنانچہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ کی تاخیر سے قیام و طعام کے جملہ انتظامات بفضلہ تعالےٰ تسلی بخش طور پر ہو گئے

اس سال جلسہ سالانہ کے لئے نہ صرف یہ کہ ہندوستان کے دور دراز کے احباب جماعت ایک دو روز قبل ہی تشریف لے آئے بلکہ تعداد میں بھی بفضلہ تعالےٰ پہلے سالوں کی نسبت کافی زیادتی تھی چنانچہ جلسہ کے درمیانی اور آخری دنوں میں کھانے کی پرچی کے مطابق بارہ تیرہ سو کی تعداد تھی۔ جن میں ۳۱۰ پاکستانی اور بیرونی ممالک افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ کے احباب تھے جب کہ باقی سب ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دوست تھے۔

اس سال بھی دو سو افراد پر مشتمل پاکستانی احمدیوں کا قافلہ محترم جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی امارت میں لاہور سے بذریعہ ریل آیا۔ اور خوشی کی بات ہے کہ اس دفعہ آتے ہوئے قافلہ کو رات کے وقت امرتسر میں رکنا نہیں پڑا۔ بلکہ پولیس اور کسٹم اور ریلوے حکام نے خاص تعاون دیتے ہوئے پاکستانی قافلہ کی

دونوں بوگیاں امرتسر سے پٹھانکوٹ آنے والی ٹرین کے ساتھ لگا دیں۔ اور پھر بٹالہ سے قادیان آنے والی ٹرین کے ساتھ لگ گئیں اور رات ہی کو پاکستانی قافلہ بخیریت قادیان پہنچ گیا۔ گو بعض ضروری انتظام کے نتیجہ میں گاڑی ایک ڈیڑھ گھنٹہ لیٹ ہو گئی مگر احباب قافلہ کو اسی رات قادیان پہنچ کر بہت آرام ملا۔ اس حسنِ سلوک کے لئے پولیس، کسٹم اور ریلوے کے حکام ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں

احباب قافلہ کے استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن قادیان پر دیگر منتظمین کے علاوہ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔ علاوہ ازیں وقت کی کمی ٹرین سے قافلہ کی متوقع آمد کے پیشِ نظر احباب قافلہ کا سامان احمدیہ محلہ تک لانے کے لئے گڈوں کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا تھا اور روشنی کے لئے گیس موجود تھے۔ قافلہ کی مستورات اور معمر احباب تو تانگوں اور کاروں پر آئے مگر دوسرے احباب بڑے اشتیاق سے پیدل چل کر اسٹیشن سے محلہ احمدیہ تک پہنچے۔

جلسہ سے قبل ژالہ باری ہوئی اور نکلنت سردی کی شدت کے باعث محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو سخت بخار کی شکایت ہو گئی۔ چنانچہ ۱۰۲ ڈگری تک ٹمپریچر ہو گیا۔ مگر بستر علالت پر پڑے ہونے کے باوجود انتظامات جلسہ کے لئے ہدایات وغیرہ کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ قافلہ کی آمد کے وقت علالتِ طبع کے باوجود آپ بنفس نفیس باہر تشریف لائے۔ اور مسجد مبارک کے گیٹ پر احباب کا استقبال کیا۔ اور دو دن تک افسر جلسہ سالانہ ہیں بھی کچھ وقت تک رونق افروز رہ کر انتظامات کی نگرانی فرماتے رہے۔ اور منتظمین کو اپنی قیمتی ہدایات سے مستفید فرمایا۔ الحمد للہ کہ ایامِ جلسہ میں آں موصوف کی طبیعت بتدریج بہتر ہو گئی۔ بخار اتر گیا۔ اور جلسہ کے جملہ اجلاسات میں رونق افروز رہے

جلسہ سالانہ کے بعد حسبِ معمول پاکستانی زائرین کا قافلہ مورخہ ۲۱ر دسمبر کو رات کے سوا آٹھ بجے کی ٹرین سے قادیان سے واپس روانہ ہوا۔ اور رات ۱۲ بجے امرتسر پہونچ گیا بیشتر احباب نے ریل کے ڈبوں میں ہی رات گذاری اور صبح بذریعہ ریل لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ قادیان سے رات ہی کو مرکزی خدام کی ایک مستعد پارٹی احباب قافلہ کے لئے صبح کا کھانا لے کر گئی ہوئی تھی۔ جو صبح کے وقت تیار کر کے پیش کر دیا گیا۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں اپنے معزز مہمانوں کو رخصت کیا۔

چونکہ احمدیہ جماعت کا یہ سالانہ جلسہ سراسر روحانی مقاصد کے لئے مقرر کیا گیا

ہے اس لئے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کا تمام تر مطمعِ نظر بھی یہی ہوتا ہے۔ چنانچہ حسبِ سابق اس سال بھی احباب جماعت نے جلسہ کے مبارک ایام کو نمازوں کے التزام، نوافل کی ادائیگی، اجتماعی و انفرادی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارا۔ مسجد مبارک مسجد اقصیٰ اور بیت الدعا میں نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ احباب جماعت مقبرہ بہشتی میں پہنچ کر مزار مبارک پر حسبِ توفیق دعا کرتے رہتے

اگرچہ شروع زمانۂ درویشی سے لے کر اب تک مسجد مبارک میں روزانہ ہی نمازِ تہجد اجتماعی طور پر ادا کی جاتی ہے تاہم جلسہ کے ایام میں محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نمازِ تہجد پڑھاتے رہے۔ علاوہ ازیں نمازِ فجر کے بعد ہر روز مسجد میں درس تو ہوتا ہے تاہم جلسہ کے ایام میں نظارت تعلیم و تربیت نے خصوصیت سے مسجد مبارک میں باری باری علماء کرام کا درس جاری رکھا۔ ۱۷ر دسمبر کو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ نے ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جو غیر احمدیوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے متعلق وقتاً فوقتاً پیدا کی جاتی ہیں۔ ۱۸ر دسمبر کو محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے آیت قرآنی انا عرضنا الامانة علی السمٰوٰت والارض کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس امانت کو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس خوبی سے نبھایا اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ ۱۹ر دسمبر کو مولانا ابو العطاء صاحب نے آدابِ مجلس کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے نظام کی پابندی اس کی برکات اور اطاعت گذاری کا طریق اختیار کر کے جماعتی فوائد حاصل کرنے پر روشنی ڈالی۔ ۲۰ر دسمبر کی نمازِ فجر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے عباد الرحمٰن کی علامات و خصوصیات بیان کرتے ہوئے مومن بندوں کے اعلیٰ درجات اور خصائلِ حسنہ اور تعلق باللہ کا تذکرہ کیا۔

مورخہ ۲۱ر دسمبر کو نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک میں پہلے تو محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پُر لطف درس دیا۔ بعدہٗ مکرم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی صدارت میں مختلف نو زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ ہر مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تذکرۃ الشہادتین کے ایک اقتباس کا اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے سنایا۔ یہ موقعہ بھی بڑا پُر کیف تھا۔ کہ ایک ہی مفہوم کو مختلف زبانوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کرنے کی سعادت احمدیہ جماعت کو حاصل ہو رہی ہے

جلسہ کا پہلا روز جمعہ کا دن تھا اس لئے پہلے اجلاس کے اختتام پر تھوڑے وقفہ کے بعد نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی

(باقی صفحہ ۹ پر)

جلسہ سالانہ کے شبینہ اجلاسات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۱۸ - ۱۹ - ۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کو روزانہ ایک اجلاس دن کے وقت جلسہ گاہ میں منعقد ہوتا رہا جب کہ دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں - ذیل میں مسجد اقصےٰ کے تینوں شبینہ اجلاسات کی مختصر روداد درج کی جاتی ہے ——— ادارہ

آج کا دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا - اس اجلاس کی صدارت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے کی - تلاوت مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ بہار نے کی اور نظم مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے پڑھی - اس کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ بہار نے کی جس کا عنوان تھا "جماعت احمدیہ کی تحریکات"

تحریک جدید و وقف جدید -

آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں تحریکیں خدا کی طرف سے القاء کردہ ہیں - اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدا سے الہام پانے کے بعد ہی یہ تحریکیں جماعت کے سامنے پیش کیں - آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں تحریکیں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں - ان دونوں تحریکوں سے دو دوروں کا آغاز ہوا ہے - تحریک جدید اس وقت جاری کی گئی جب ملک میں احمدیت کے خلاف ایک شورش برپا تھی - اور احرار نے جماعت احمدیہ کے استیصال کا اعلان کر دیا تھا - لیکن جب خدائی تصرفات کے ماتحت وہ فتنہ فرو ہو گیا تو دنیا پر دوسرا قہر الٰہی نازل ہوا جسے دوسری جنگ عظیم کہتے ہیں - تحریک جدید کا اجراء ان دونوں کے درمیان اس بات کی علامت تھی کہ ایک فتنے سے ہم نجات پا گئے - اور اب ہمارے لئے ترقیات کے دروازے کھل گئے ہیں اور اب جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک پہونچنے والی ہے چنانچہ اس جنگ کے دوران اور پھر اس کے بعد اسی تحریک جدید کے ماتحت اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا جال پھیلا دیا گیا - اور آج یہ جماعت اس قدر پھیل چکی ہے کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا -

اس کے بعد آپ نے مطالبات تحریک جدید کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی اور احباب کو تلقین کی کہ وہ ان دونوں تحریکوں میں گرمجوشی سے حصہ لیں -

آپ کی تقریر کے بعد ایک نظم ہوئی - جو بشارت اللہ صاحب نے سنائی - وہ نظم یہ تھی :-

کیوں تعجب کرتے ہو گر ہوں آگیا ذکر مسیح

جماعت احمدیہ ہندوستان کی اہم ذمہ داریاں

اس کے بعد عنوان مذکورہ بالا پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حاضرین سے خطاب فرمایا - آپ نے ابتداء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظم کے چند اشعار پڑھے :-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

پھر آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی کچھ ذمہ داریاں تمام ہندوستانی اور پاکستانی احمدیوں کی مشترک ذمہ داریاں ہیں - اور کچھ ذمہ داریاں ایسی ہیں جو جماعت احمدیہ ہندوستان سے زیادہ تعلق رکھتی ہیں - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے عمومی مقصد یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کا ذکر فرمایا - پھر آپ کی بعثت کے زمانہ پر ایک نظر ڈالی - حالی کا مرثیہ پڑھا - شرائط بیعت کا ذکر کیا - ثبات و استقامت کی تاکید کی -

اس کے بعد آپ نے احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کو ان کی مخصوص ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی - اس ضمن میں آپ نے مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر ذکر کیا -

۱ - مدرسہ احمدیہ کی عمارت کی تعمیر

آپ نے بتایا کہ اس تعمیر پر ۸۰ ہزار روپے کے اخراجات کا تخمینہ ہے - اس میں سے ۵۳ ہزار خرچ ہو چکے ہیں مگر وصولی ابھی تک صرف ۲۰ ہزار کی ہوئی ہے - اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو دوست اس عمارت کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیں گے ان کے ناموں کا سنگ مرمر کا کتبہ بغرض دعا نصب کیا جائے گا -

۲ - اتحاد و اتفاق - رشتہ ناطہ

پھر آپ نے اتحاد و اتفاق اور رشتہ ناطہ کے مسائل پر روشنی ڈالی - احباب کو ان مسائل کی اہمیت سے آگاہ کیا اور زور ڈالا کہ وہ ان مسائل کے حل کی طرف پورا دھیان دیں -

۳ - خدام - انصار اور لجنہ کی تنظیمات

پھر آپ نے خدام - انصار اور لجنہ کی تنظیم کی اہمیت بیان کی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی - مرکز کے ساتھ گہری وابستگی پیدا کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ہماری بیعت کا ثمرہ ہمارے اعمال سے ظاہر ہونا چاہئیے

پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا پڑھی ؎

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش

آپ کی اس تقریر کے بعد آج کا اجلاس برخاست ہو گیا -

۱۹ دسمبر ۱۹۶۴ء اجلاس شبینہ

حسب سابق آج کا دوسرا اجلاس رات کے ۸ بجے مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا - اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب امیر جماعت بہار نے کی -

تلاوت مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب آف ماریشس نے کی - اور نظم جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب درویش نے پڑھی

پہلی تقریر

آج کے شبینہ اجلاس میں پہلی تقریر مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے فرمائی - آپ کا عنوان تھا

"عقائد احمدیت پر اعتراضات اور ان کے جوابات"

پہلے آپ نے عقیدہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ عقیدہ پختہ خیال کا نام ہے اس لئے وہ باتیں جو مذہب میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور مذہب کے ماننے والے ان پر پختہ یقین رکھتے ہیں عقیدہ کہلاتی ہیں - پھر آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت درحقیقت سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے - اور تحریک احمدیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے - پھر آپ نے آیۂ کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم پڑھی اور اس کے متعلقات پر روشنی ڈالی -

اس کے بعد آپ نے زمانہ فیج اعوج کا ذکر کیا - تہتر فرقوں کی پیدائش اور پھر جماعت حقہ کی پہچان وغیرہ امور پر روشنی ڈالی - آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و منصب حکم و عدل کا ذکر کیا - پھر آپ نے عام مسلمانوں کے عقیدہ نسخ آیات قرآنیہ کا حوالہ دیا - اور فرمایا کہ ایک مرتبہ جب آپ نے مصر میں عقیدۂ نسخ کی مخالفت کی تو مصر کے مشہور عالم رشید رضا نے کہا کہ یہ قادیانی یہودی ہیں کہ یہ بھی قرآن مجید میں نسخ کے قائل نہیں - پھر آپ نے بہائی لیڈر شوقی آفندی کا ذکر کیا اور کہا کہ اسلام نے اخوت کی جیسی اعلےٰ تعلیم دی ہے بہائی ایسی تعلیم پیش نہیں کر سکتے -

آپ نے فرمایا کہ اسلامی جنگ کے لئے عقیدہ وفات مسیح پر زور دینا ضروری ہے - قدرت خداوندی سے متعلق آپ نے ایک اہل حدیث عالم سے اپنے مباحثہ کا ذکر کیا جو بہت لطیف تھا - آپ سے اہلحدیث عالم نے پوچھا کہ کیا خدا حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھانے کی قدرت نہیں رکھتا ؟ آپ نے جواب دیا ہاں - اس جواب پر وہ ہنس پڑا اور کہا کہ بس خدا عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لے گیا - یہ دیکھ کر آپ نے اس عالم سے پوچھا کہ اچھا آپ ذرا یہ بتائیں کہ کیا خدا اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ وہ میرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود بنا دے ؟ تو اس کو بھی جواب دینا پڑا کہ ہاں -

اس کے بعد آپ نے وفات مسیح سے متعلق چند اور مفید باتوں کا ذکر کیا - ان میں ایک تو رسالہ تعلیم القرآن کا حوالہ تھا جس میں وفات مسیح تسلیم کی گئی ہے - پھر آپ نے کشمیر اور آسمان کی مسافت کے متعلق ایک عرب کے اس قول کا حوالہ دیا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے آسمان پر جانے سے زیادہ مشکل کشمیر جانا تھا گویا وہ عرب سمجھتا تھا کہ کشمیر آسمان سے بھی دور ہے - ! اسی طرح آپ نے ایک اور مکالمہ کا حوالہ دیا کہ ایک عالم اپنے شاگردوں کے ساتھ فلسطین میں آپ کے پاس آئے اور سوال کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں تو ان کی قبر کا پتہ بتائیں - اس کے جواب میں آپ نے کچھ دوسری باتوں کے بعد کہا کہ آپ کی قبر حضرت نوح علیہ السلام کی قبر کے بغل میں ہے - اس نے پوچھا کہ نوح کی قبر کہاں ہے تو آپ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کی قبر کے بغل میں - اس پر وہ لاجواب ہو گیا - پھر آپ نے ایک اور مفید حوالہ بیان کیا جو مولوی نور محمد صاحب کا ہے - مولوی اشرف علی صاحب کا وہ ترجمہ جو اصح المطابع پریس نے شائع کیا ہے - اس کے مقدمہ میں مولوی نور محمد صاحب لکھتے ہیں کہ پادری لیفرائے کے مقابلہ میں جب تمام مسلمان علماء عاجز آ گئے تو مولوی غلام احمد قادیانی نے یہ کہہ کر کہ تم جس عیسیٰ کو پیش کرتے ہو ان کی تو وفات ہو چکی ہے عیسائیوں کو ایسی شکست دی کہ لنڈن تک اس کا تعاقب کر ڈالا - آپ نے یہ پورا حوالہ اپنی تصنیف "تفہیمات ربانیہ" میں بھی نقل فرمایا ہے -

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ زندہ خدا کا وجود پیش کرنے میں منفرد ہے - کوئی جماعت اس علم کلام میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی - پھر آپ نے یہ بیان کیا کہ بعض لوگ ہماری جماعت پر جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نے ارکان اسلام میں کچھ تبدیلی کر دی ہے یہ سراسر بہتان ہے - اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ارکان اسلام پر صدق دل سے اعتقاد رکھتی ہے اور اس کے مطابق عمل کرتی ہے -

اس کے بعد ایک نظم ہوئی جس کا عنوان ہے

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

تربیتی تقریر

اس کے بعد محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق

نج ہائیکورٹ لاہور کی تقریر ہوئی۔ آپ کی تقریر ترجمتی تھی۔ پہلے تو آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ عامۃ المسلمین کے اندر روحانیت کا فقدان ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ روحانی اقدار کو دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے۔

آپ نے فرمایا ہندوستان کی جماعت جو دیارِ حبیب کی پاسبان ہے، اسے چاہیئے کہ اپنے کو روحانی اقدار کا پاسبان بنائے۔ آپ نے احباب کو اطاعتِ الٰہی کی تاکید کی اور کہا کہ ہر احمدی کو خدا نما وجود بن جانا چاہیئے آپ نے کمیونزم کے متعلق بتایا کہ یہ لا مذہبیت بھی ہمارے سامنے مذہب بن کر آ رہی ہے مگر خدا ہمارا پشتیبان ہے۔ ہمیں دعا پر زور دینا چاہیئے۔ علم قرآن سیکھنا چاہیئے۔ اور آپس میں اتحاد و محبت سے رہنا چاہیئے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء اجلاس شبینہ

ہمارے تہترویں جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس ۲۰ دسمبر کو رات کے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل مبلغ کیرالہ نے فرمائی

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی کی ہوئی۔ آپ کا عنوان تھا

"نظام وصیت"

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہر نئی چیز کی ابتداء میں مخالفت ہوتی ہے۔ کولمبس نے بھی جب بحری سفر کا ارادہ کیا تو اس کی بڑی مخالفت ہوئی۔ ٹیلیفون۔ موٹر۔ ریل جو مفید ایجادات ہیں ان کے متعلق بھی ابتدا میں عجیب و غریب خیالات ظاہر کئے گئے۔ حتیٰ کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو انتہائی مقام قرب الٰہی حاصل تھا آپؐ کی انتہائی مخالفت ہوئی۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب تحریک الوصیۃ پیش کی تو کچھ لوگوں کو تعجب ہوا۔ مگر بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ تحریک بہت مفید تھی اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی بنیاد مستحکم طور پر استوار ہو گئی ہے۔

آپ نے ان بشارات کا ذکر بھی فرمایا جو موصیوں اور بہشتی مقبرہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا کہ نظام الوصیۃ کا اصل مقصد ایک خدا ترس اور متقی لوگوں کی جماعت پیدا کرنا ہے۔

ضرورتِ مذہب

اس کے بعد دوسری تقریر مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے کی۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے فرزند ارجمند اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پوتے ہیں۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ضرورتِ مذہب" آپ نے نہایت عالمانہ انداز میں اس موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا۔ مذہب کے معنے بیان کرتے ہوئے حقوق اللہ حقوق العباد اور اخلاقی و روحانی اقدار کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور آج فلسفیوں اور دوسرے علماء کی طرف سے اخلاق، روحانیت اور مذہب کی عدم ضرورت پر جو زور دیا جاتا ہے اس کے مقابل پر نہایت مؤثر انداز میں اسلام کی مثبت تعلیم پیش کی۔ ایمان باللہ کی ضرورت پر آپ نے زور دیا۔ اور فرمایا کہ گو ہم عقل سے بھی خدا کا علم حاصل کر لیتے ہیں مگر دراصل خدا وہ ہے جو اپنا تعارف آپ وحی و الہام کے ذریعہ اپنے بندوں سے کراتا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ والدین کی محبت دراصل خدا کی جستجو ہے۔ اسلام کے نزدیک مذہب کے بغیر اخلاقی اقدار کا قیام ناممکن ہے وہ اخلاقی انقلاب جس نے اسلام میں حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ جیسی شخصیتیں پیدا کیں وہ مذہبی رہنما سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ برپا ہوا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ انسان میں احساسِ برتری بھی ایک بالا ہستی کے ساتھ تعلق کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ مذہب پر سرگرمی سے چلنے والا انسان دنیا میں خدا کا مظہر بن جاتا ہے۔

اسلام اور یونائیٹڈ نیشنز

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم سید فضل احمد صاحب ایس پی بہار کی تھی۔ جس کا عنوان تھا "اسلام اور یونائیٹڈ نیشنز" آپ نے یہ تقریر انگریزی زبان میں کی:

سب سے پہلے آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے چراغ سے روشنی لے کر یہ تقریر کر رہا ہوں۔ پھر آپ نے اسلام اور مجلس اقوام متحدہ کے وجود پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ اسلام ایسے بین الاقوامی اداروں کے قیام پر زور دیتا ہے اس سے مسائل حاضرہ کے حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ آپ نے ان تباہ کن ہتھیاروں کا بھی ذکر کیا جن سے انسانی تہذیب کو تباہی کا خطرہ ہے۔ جیسے ہائیڈروجن بم وغیرہ۔ پھر اس بات پر زور دیا کہ اگر مجلس اقوام متحدہ زندہ رہنا چاہتی ہے تو ضروری ہے کہ اپنے احکام منوانے کے لئے اس کے پاس اپنی فورس بھی ہو۔ اسی کی کامیابی کا یہی گر ہے۔ اور اسی کی طرف آج سے چودہ سو سال قبل اسلام نے توجہ دلائی ہے۔

صدارتی تقریر

اس کے بعد مکرم مولانا عبداللہ صاحب صدرِ اجلاس نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے بھی ضرورتِ مذہب پر زور دیا اور فرمایا کہ حیوانی مقاصد حاصل کرنے میں حیوانات ہم سے بہت آگے ہیں ہم اس میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (باقی اگلے کالم میں)

۴ انسان کی پیدائش کا مقصد اخلاقی اور روحانی اقدار پر عمل کرنا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مقصد کے لئے مبعوث ہوئے۔ لہٰذا ہم سب کو باعمل احمدی بننا چاہیئے۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے چند اعلانات سنائے اور ان احباب کے نام سنائے جنہوں نے اپنے لئے تحریک دعا کی تھی۔

اس کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ایک لمبی اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی قادیان کا تہترواں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمدللہ

قادیان میں احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ

رپورٹ مرسلہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

قادیان - ۲۲ دسمبر - قادیان میں احمدیہ جماعت کے تہترویں جلسہ سالانہ میں پردہ کی رعایت سے خواتین کو علیحدہ زنانہ جلسہ گاہ میں تمام تقریری پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنائے جانے کا انتظام تھا۔ جب کہ جلسہ کے درمیانی روز یعنی ۱۹ دسمبر کو اسی جگہ خواتین کا ایک علیحدہ اجلاس منعقد ہوا جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:-

ادارہ

خواتین کا جلسہ سالانہ

امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر خواتین کا خصوصی اجلاس بتاریخ ۱۹ دسمبر زنانہ جلسہ گاہ میں بوقت ساڑھے دس بجے صبح زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ سید فضل احمد صاحب ایس۔ پی بہار منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو خاکسار نے کی۔ بعدہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے نظم سنائی۔ سب سے پہلی تقریر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے بعنوان

احمدی خواتین کی ذمہ داریاں

فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے اسلام میں عورت کے بلند مقام کا تذکرہ فرماتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے عورت کو ایسے حقوق عطا فرمائے جن سے وہ ہزاروں سالوں سے محروم چلی آ رہی تھی۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ ایسے اہم مقام کو حاصل کر کے تمام مسلمان عورتوں بالخصوص احمدی خواتین پر بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے ایسی اہم ذمہ داریوں کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے احمدی خواتین کو اولاد کی اعلیٰ تربیت کرنے اور بچپن ہی میں ان کے اندر اسلامی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ساتھ کے ساتھ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلم خواتین کے تاریخی واقعات بیان کرتے ہوئے ہر بات کو بڑے ہی دلنشیں انداز میں بیان فرمایا۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ یہ خلافت ہی کی برکتیں ہیں کہ اس زمانہ میں احمدی خواتین کو بھی دین کی خدمت میں نمایاں حصہ لینے کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس لئے احمدی خواتین کی بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ تا ان کی اولاد در اولاد بھی خلافت کی برکات سے حصہ پاتی چلی جائے۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اس طرح آپ کی یہ پُر لطف تقریر بڑی ہی دلچسپی اور خاص توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔

دوسری تقریر

امۃ الحفیظ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی جس میں تعلق باللہ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی اہمیت۔ پانچ ارکانِ اسلام کی پابندی اور تقویٰ و طہارت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی

ازاں بعد عزیزہ حمیدہ سلطانہ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت

کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا کہ خدا کے نبی ہمیشہ انتہائی گمراہی کے وقت مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کی انتہائی گمراہی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا موجب ہوئی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے عزیزہ نے حضورؑ کی خدا تعالیٰ سے محبت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق خاص طور پر بیان کیا نیز بتایا کہ اس زمانہ میں حضور علیہ السلام کے ذریعہ ہی تمام مذاہب اور بزرگوں کا احترام قائم ہوا۔

چوتھے نمبر پر صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

پر تقریر کی۔ عزیزہ موصوفہ نے اپنی تقریر میں حضورؐ کی امانت و دیانت۔ خدمتِ خلق اور تعلق باللہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہر مسلمان کے لئے قیامت تک ہدایت و رہنمائی کا موجب ہے۔

پانچویں نمبر پر صاحبزادی امۃ النور صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ جس کا عنوان تھا

اسلام ایک زندہ مذہب ہے

آپ نے بیان کیا کہ مذہب کا مقصد خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے اور اسلام کی مثال ایک ایسے تر و تازہ پھلدار درخت کی ہے جو ہر موسم میں ٹھیک وقت پر اپنا پھل دیتا ہے

نیز بتایا کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے جو تمام نسلِ انسانی کے لئے ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ اسلام کی تعلیم پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ بن سکتا ہے۔ جس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ اسلام میں غیر تشریعی نبوت کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔

اس پُر اثر تقریر کے بعد عزیزہ حبیبہ بیگم نے نظم پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد محترمہ اختر بیگم صاحبہ آف بنگلور نے

اسلام عالمگیر مذہب ہے

کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کا عالمگیر ہونا اور ہر زمانے میں مجددین کا آنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت کی ترقی سے متعلق بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔

پروگرام کی ساتویں تقریر محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تھی۔ آپ نے

اسلامی معاشرہ

کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

تقریر شروع کرنے سے قبل آپ نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دردِ بھرا پیغام بھارتی احمدیوں کے نام حاضرات جلسہ کو پہنچایا۔ یہ پیغام گو مختصر تھا مگر نہایت دردناک اور پر اثر تھا کہ حاضرات کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ نیز آپ نے حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ اور حضرت مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام بھی پہنچایا۔

آپ نے اپنی تقریر میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی وضاحت فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بیان کیا۔ نیز بتایا کہ اسلام امن کا پیغام ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کے حقوق، اولاد کی تربیت، والدین کی اطاعت، پڑوسی کے حقوق، اسلامی مساوات وغیرہ امور پر روشنی ڈالی اور آخر میں آپ نے پُر درد انداز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی۔

آٹھویں نمبر پر محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ آف ربوہ نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا دنیا و آخرت کی بہتری کے حصول کا ذریعہ

اتباعِ رسول

آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ اسلام میں جتنے بھی خدا رسیدہ بزرگ اور ولی اللہ گزرے ہیں ان سب کو یہ مقام اتباعِ رسول سے ہی ملا تھا۔ آپ کی تقریر نہایت دلچسپ تھی۔

نویں تقریر محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ آف مدراس نے کی۔ آپ نے

تمنائے قادیان

کے موضوع پر بڑے ہی دلچسپ انداز میں اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد رشیدہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد دسویں تقریر

اسلام میں عورت کا مقام

کے عنوان پر حلیمہ بشریٰ صاحبہ بقا پوری نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جس طرح اسلام مرد کی عزت اور احترام کو قائم کرتا ہے ٹھیک اسی طرح عورت کے حقوق کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے اور بتایا کہ اسلام میں عورت کو بہت اونچا مقام حاصل ہے۔ بچپن کی عمر سے لیکر بڑھاپے تک اس کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جنت کا حصول ماں کی سچی فرمانبرداری میں بتایا گیا ہے۔ حقیقت میں عورت نے اسلام ہی کی گود میں آکر اپنا اصل مقام پایا ہے۔ اور وہ انسانی معاشرہ میں قابلِ ذکر وجود گردانی گئی ہے۔

گیارھویں تقریر عزیزہ محمودہ بیگم نے

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

کے عنوان پر کی۔ عزیزہ موصوفہ نے ذکر دوتی اور قادیان کی ترقی کے متعلق پیشگوئیوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور بتایا کہ عالم الغیب خدا اپنے خاص بندوں پر غیب کی باتیں کھولتا ہے جو وقت آنے پر پوری ہو کر ان کی صداقت کا واضح ثبوت پیش کرتی ہیں۔

اس کے بعد عزیزہ امتہ العزیز نے نظم پڑھی

بارھویں تقریر عزیزہ عائشہ بیگم صاحبہ نے

برکاتِ خلافت

پر کی جس میں اسلامی احکام کی روشنی میں خلافت کی اہمیت اور ضرورت بیان کی۔

تیرھویں تقریر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے کی جس کا عنوان تھا

موعودِ اقوامِ عالم

آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس زمانے میں تمام مذاہب اپنے اپنے مذہب کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک عظیم الشان مصلح کی آمد کے منتظر تھے۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں وہ سب پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور آپ ہی سب اقوام کے سچے موعود تھے۔

اس کے بعد چودھویں نمبر پر عزیزہ نعیمہ بشریٰ بقا پوری نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دیگر مذاہب کی پیشگوئیاں

کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں ہندو مذہب، عیسائیت، سکھ دھرم اور اسلام کی پیشگوئیوں کا مختصر طور پر تذکرہ کرکے بتایا کہ یہ سب پیشگوئیاں بڑی صفائی سے اس زمانہ میں پوری ہوئیں۔ ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں حضورؑ کے اس دعوے کو واضح کیا کہ حضورؑ ہی ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ جن پر ایمان لا کر ان روحانی برکات کو ایک انسان حاصل کر سکتا ہے۔

شکریہ و دعا

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ جلسہ نے تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسے کا پروگرام ختم ہوا۔

خدا کے فضل سے جلسے میں اچھی خاصی حاضری تھی۔ جس میں اکثریت غیر مسلم خواتین کی تھی جو بڑے شوق اور دلچسپی سے تقاریر کو سنتی رہیں۔

نا تحمدہ علی ذادک

قراردادِ تعزیت بر وفات سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب یادگیری

منجانب افرادِ جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ تقریباً نو بجے صبح حیدر آباد سے فون پر یہ انتہائی المناک اطلاع ملی کہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت سیٹھ محمد عبد الحی صاحبؓ سابق امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے بڑے فرزند مکرم سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب احمدی حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جونہی یہ اندوہناک خبر ملی سارے شہر میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہر شخص حیران و پریشان اس غیر متوقع حادثہ کی تصدیق کے لئے سیٹھ صاحب کے مکان پر پہونچ گیا۔ سب لوگ اس نیک ہونہار اور مخلص نوجوان کی وفات پر آنسو بہا رہے تھے۔ اور رحمت خداوندی کے طالب بنے ہوئے تھے۔ ابھی چار ماہ قبل محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحبؓ کی وفات کا بھاری صدمہ پہونچا تھا جس کا زخم ابھی تازہ ہی تھا۔ کہ ان کے فرزندِ اکبر کی وفات کا سانحہ پیش آگیا جو اپنے قابلِ احترام باپ کا صحیح اور بہترین جانشین بننے کی پوری صلاحیت اپنے اندر رکھتا تھا۔ اور اپنے دادا رضؓ کے رنگ میں رنگین تھا۔

مکرم سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب احمدی مرحوم نے اگرچہ بہت مختصر زندگی پائی اور عین جوانی کے عالم میں خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ مگر مرحوم اپنے دینی جوش و اخلاص۔ اور تبلیغی ذوق و شوق، جماعتی امور، اور اپنے تجارتی کاروبار وغیرہ کے سلسلہ میں اپنے شعور کی پختگی کا اعتراف اپنے سارے ماحول سے کروا چکے تھے۔

مرحوم اپنے والدین کے بڑے اطاعت گذار اور فرمانبردار فرزند تھے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد سے اپنی وفات تک اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی خوب خدمت کی۔ اور پھر اپنے والد محترم کی وفات کے بعد تو مرحوم نے خاص طور پر اپنے اندر ایک تغیر پیدا کر لیا تھا۔ باپ کی وفات نے مرحوم کے احساسِ فرض کو اس قدر بیدار کر دیا تھا کہ تھوڑے سے ہی دنوں کے اندر محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحبؓ کی وفات سے پیدا شدہ خلا کے پُر ہو جانے کے آثار نظر آنے لگ گئے تھے۔

عالمِ شباب میں عام طور پر دنیوی رنگینیوں سے دلچسپی زیادہ ہوتی ہے۔ اور دینی امور سے رغبت کم ہوتی ہے۔ لیکن مرحوم اپنے سنِ شعور ہی سے نماز روزہ کے پابند تھے۔ نمازیں اسی طرح سنوار کر ادا کرتے تھے جیسا کہ حق ہے۔ اور خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کے ہر موقعہ پر وہ جانفشانی سے حصہ لیتے تھے۔

سیٹھ محمد عبد الحی صاحبؓ کی وفات کے بعد وہ اپنے خاندان اور احباب کی امیدوں اور توجہات کا مرکز بن گئے تھے۔ مگر مشیتِ خداوندی نے کچھ اور ہی چاہا۔ اور گو یہ صدمہ ہم سب کے لئے عظیم ہے۔ ہمارے دل غمزدہ ہیں اور ہماری آنکھیں اشکبار ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسلامی تعلیم کے مطابق اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے صبر اور دعا سے کام لیتے ہیں۔

ہم اس عظیم صدمہ پر حضرت سیٹھ شیخ حسن رضؓ کے خاندان کے تمام افراد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم کو اپنی رحمت کے جوار میں جگہ دے۔ اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اس کے ساتھ ہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ مقدس افراد، صحابہ کرام، درویشانِ قادیان اور جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور خاندان سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت کے ساتھ ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔

ہم ہیں

غمزدہ افرادِ جماعت احمدیہ یادگیر

قادیان سے قادیان تک

دورہ جنوبی ہند برائے وصایا و زکوٰۃ کے تاثرات

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قسط سوم

راس کماری پہنچ کر ہم نے تین بڑے سمندروں کو باہم بغلگیر ہوتے ہوئے دیکھا۔ مشرق، مغرب اور جنوب میں تاحدِ نگاہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا بے کراں سمندر ہے۔ ساحلِ سمندر پر کھڑے ہو کر میرا تصور تیرہ سو سال قبل کے ماضی میں لے گیا جب سمندری سفر بے حد کٹھن اور مشکل ہوا کرتا تھا۔ اور بڑی جہازوں کا وجود نہیں پایا جاتا تھا۔ اسی زمانہ میں کچھ سرفروش مسلمان مجاہدین سرزمین عرب سے نکل کر انہی بڑے بڑے سمندروں میں اپنی چھوٹی چھوٹی کشتیوں کو دستی چپوؤں سے کھیتے ہوئے ہندوستان اور ملایا کے علاقوں میں جا پہنچے تھے۔ اور تبلیغ اسلام کا کام اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ ان ممالک میں اسلام کا بیج بو دیا اور آج ان ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان موجود ہیں۔ اہلِ دل اور اہلِ نظر ہی ان مصائب و مشکلات کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو ان مجاہدین کو اس سمندری سفر میں پیش آتے ہوں گے۔ کتنوں کی ننھی ننھی اور بے مایہ سی کشتیاں بپھری ہوئی موجوں نے نگل لی ہوں گی۔ کتنے ہی خوراک وغیرہ کا مقابلہ کرتے ہوئے نہنگِ اجل کا لقمہ بن گئے ہوں گے۔ کتنے مگرمچھوں اور تیندووں کا شکار بنے ہوں گے۔ اور یہ ناپیدا کنار سمندر کتنوں کی قبر بنا ہوگا۔! میں نے عالمِ تصور میں ان مسلمان مجاہدین کی خدمت میں اپنے ناچیز محبت بھرے آنسوؤں کا ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ اور پھر عالمِ تصور سے اپنے حال میں لوٹ آیا۔

میں نے اپنے حال کا جائزہ لیا اور میری آنکھوں سے افراطِ مسرت کے باعث چند قطرے اور گر کر راس کماری کی ہفت رنگ چمکتی ہوئی خوشنما ریت میں جذب ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ کی جماعت — جماعت احمدیہ بھی انہی صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چل کر انہی سمندروں بلکہ سات سمندروں میں سفر کر کے آج دنیا کے تمام ممالک میں تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ بجا لا رہی ہے۔ اور اس جماعت کے نوجوان اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے اور اپنے عزیز و اقارب سے جدائی اختیار کر کے غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ میں نے ان سب کی خدمت میں بھی غائبانہ طور پر ہدیہ عقیدت پیش کیا اور ان سب کے لئے دعا کی۔

راس کماری سے واپسی پر دو گھنٹہ کے لئے ہم کوٹار میں رکے جو راس کماری سے دس میل ادھر ہے۔ جماعت کوٹار کے احباب سے ملاقات کی۔ ہندوستان کے انتہائی شمالی علاقوں پنجاب اور بہار کے ہم دونوں افراد (اراکین وفد) کوٹار کے احمدی بھائیوں سے مل کر اور وہ لوگ ہم سے مل کر یوں محسوس کر رہے تھے جیسے ہم سب حقیقی بھائی ہیں وہاں فاصلوں کو قربتوں نے نگل لیا تھا۔!

جنوبی ہند کی تمام جماعتوں میں جہاں کہیں ہم گئے وہاں کے احباب نے نہ صرف ہمارا پرجوش خیر مقدم کیا بلکہ شرمسار کر دینے کی حد تک خاطر و مدارات کی۔ ان سب کے جذباتِ خلوص و عقیدت بہت اعلیٰ اور قابلِ قدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کو جزائے خیر بخشے اور مرکز احمدیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ عقیدت اور وابستگی عطا فرمائے۔

کرناگاپلی سے ہمارا وفد ۲۹ر اکتوبر کی صبح کو مدراس کے لئے بذریعہ بس روانہ ہوا۔ کوچین ہاربر تک بس میں سفر کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب بھی ہمراہ تھے۔ کوچین سے بعد دوپہر مدراس میل کے ذریعہ سے ہم مدراس کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک مقام پر مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کالیکٹ جانے کے لئے اتر گئے۔ کرناگاپلی میں مترجم کے فرائض مولوی صاحب موصوف نے ہی ادا کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

۳۰ر اکتوبر کو ہمارا وفد مدراس پہنچ گیا۔ یوں تو سفر، خواہ بس کا ہو یا ٹرین کا، کسی نہ کسی قدر کوفت اور پریشانی کا موجب ہوا کرتا ہے لیکن کوچین سے مدراس تک ہمارا سفر خاصا تکلیف دہ اور پریشان کن تھا۔ پہلے تو کوچین میں کافی رقم خرچ کر کے قلیوں کے ذریعہ سیٹوں کا انتظام کرنا پڑا۔ اور پھر ٹرین میں بھیڑ کا یہ عالم تھا کہ کوچین سے مدراس تک قریباً بیس گھنٹے کے سفر میں بیت الخلاء تک پہنچنے کا راستہ نہ مل سکا۔

اس لمبے دورے میں ہمیں ایک تلخ تجربہ یہ ہوا کہ ہر مقام پر کم قیام کے باعث سیٹوں کی ریزرویشن کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اور ہر لائن پر رش اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ صرف ٹرین کے دروازے کے اندر پہنچ جانا ہی کارے دارد ہوتا ہے۔ پھر ایک طرف تو شائع شدہ پروگرام کا تتبع ضروری ہوتا ہے اور دوسری طرف ٹرینوں میں سیٹیں حاصل کر لینا اس سے بھی ٹیڑھا مسئلہ ہے۔ اسی سے ہمارے انسپکٹران بیت المال کی مشکلات کا اندازہ ہو جاتا ہے جو سال کا اکثر حصہ دوروں پر رہتے ہیں۔

مدراس میں ہمارا قیام مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" کے ہاں رہا۔ اس دو روزہ قیام میں مکرم نوجوان صاحب نے وفد کے ساتھ وصایا وغیرہ کے سلسلہ میں خوب تعاون کیا۔ اپنی کار میں ہمیں ساتھ لے کر مدراس شہر کے دور دراز مقامات پر رہنے والے احباب کے پاس پہنچتے رہے۔ اپنے بعض احباب اور زیر تبلیغ لوگوں سے ملاقات کرائی اور شہر کے بعض مشہور مقامات کی سیر کروائی۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مشہور حواری تھوما (Thomas) کا مقبرہ بھی ہم نے نوجوان صاحب کی معیت میں دیکھا جو ایک اونچے پہاڑی ٹیلے پر واقع ہے اور سیڑھیوں کے ذریعہ سے اوپر جانا پڑتا ہے۔ تھوما حواری کے متعلق یہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ وہ حضرت مسیحؑ کے واقعۂ صلیب کے بعد ہندوستان کی طرف خفیہ سفر کرنے پر آپؑ کی تلاش میں ہندوستان آئے تھے۔ اور مدراس میں اسی پہاڑی پر عین عبادت کے وقت کسی برہمن کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے اور بعد میں اسی جگہ دفن کا مقبرہ بنا۔ مقبرہ کے اندر حضرت مسیحؑ کی زندگی کے مختلف اہم واقعات و سانحات کی تصویریں لٹکی ہوئی ہیں۔ آخری تصویر صلیب سے زخمی حالت میں اتارے جانے کی ہے۔ غالباً آخری تصویر حضرت مسیحؑ کی قبر کی ہوگی جو سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع ہے۔ انشاء اللہ

ہم جمعہ کے روز مدراس پہنچے تھے۔ خطبہ جمعہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے دیا جس میں احباب کو موثر طور پر نظام وصیت میں شمولیت اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ خدا کے فضل سے مدراس میں آٹھ افراد نظام وصیت میں شامل ہوئے۔

۳۱ر اکتوبر کو رات کے نو بجے ہمارا وفد مدراس بمبئی میل کے ذریعہ یادگیر کے لئے روانہ ہوا۔ اور یکم نومبر کی دوپہر کو یادگیر پہنچ گیا۔ یادگیر کے ریلوے اسٹیشن پر جماعت یادگیر کے بہت سے دوست استقبال کے لئے موجود تھے۔

یادگیر کی جماعت علاقہ جنوبی ہند میں ایک مثالی اور امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ جنوبی ہند کے بعض دوسرے مقامات پر یادگیر کا ذکر آنے پر بعض دوستوں نے یادگیر کو "چھوٹا قادیان" قرار دیا۔ اور جو لوگ کبھی یادگیر گئے ہیں یا اس جماعت کو قریب سے جانتے ہیں وہ اس کی تصدیق کریں گے۔ یادگیر کے شمالی شرقی حصے میں ایک خاصا بڑا احمدی محلہ ہے جہاں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے مکانات اور کارخانے ہیں۔ اور بہت سے دوسرے احمدیوں کے مکانات ہیں۔ مسجد احمدیہ ہے جس میں پنجوقتہ باجماعت نمازیں ہوتی ہیں۔ جمعے اور درس ہوتے ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ تہجد کی نماز بھی باجماعت ہوتی ہے۔ یادگیر پہنچ کر ایک احمدی اس احمدیہ محلہ میں واقعی یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کسی چھوٹے قادیان میں پہنچ گیا ہے۔ وہی خلوص و محبت اور روحانیت کا وہی سماں اور وہی طمانیت۔

خاکسار گزشتہ سال بھی مناظرہ کے موقعہ پر یادگیر گیا تھا۔ ان ایام میں ایک درویش صفت، سادہ مزاج اور مجسمۂ خلوص و محبت شخص سا انسان مہمانوں کے آگے پیچھے پھرتا رہا۔ وہ ایک خاصی مالی پوزیشن کا مالک تھا لیکن وہ حیرت انگیز حد تک اپنے اندر جذبۂ نیاز رکھتا تھا۔ اور مہمانوں کی راہ میں بچھ بچھ جاتا تھا۔ وہ اس مرتبہ دورہ کے وقت وہاں نظر نہ آیا۔ اور نگاہوں کو اسے دیکھنے کی پیاس باقی رہی۔ میری مراد محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم سے ہے۔ جو اس پرخلوص جماعت کی روحِ رواں تھا شام کے وقت اراکین وفد بعض مقامی افراد سمیت احمدیہ قبرستان میں گئے اور سیٹھ صاحب مرحوم و مغفور کی قبر پر دعا کی۔ اس موقعہ پر عزیزم مکرم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب ابن محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب بھی ساتھ تھے۔

آہ! آج جب کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں یہ مخلص اور ہونہار نوجوان بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ چکا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہنگامہ گرم ہستیٔ ناپائدار کا
چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا

ناپائدار ہستی کا ہنگامہ یونہی گرم رہا اور یونہی گرم رہے گا۔ اور انسانی زندگیاں اسی طرح خلّاقِ عالم کے کُن کے کرشمے دکھا کر اپنی صفیں لپیٹتی رہیں گی۔ لیکن انسان جو قدرت کے مخفی رازوں سے واقف نہیں ہوتا بسا اوقات چاہتا ہے کہ کاش! فلاں شخص ابھی کچھ اور زندہ رہتا اور یہی خواہش عزیز محترم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کے متعلق دنیا میں ہاں درد بھرے دل میں پیدا ہو رہی ہے لیکن کسے مجال کہ حرفِ مدعا کی تکمیل کر سکے۔

اسی روز شام کو مسجد احمدیہ یادگیر میں وصیت اور زکوٰۃ کے موضوع پر ایک لمبی اور موثر تقریر کی اور پھر اگلے دونوں روز بعد نماز مغرب درس بھی دیا۔ جس میں زکوٰۃ و وصیت کے علاوہ بعض موتی مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔ ۳ر نومبر کی شام کو وصیت سے متعلق بعض سوالات کے جوابات خاکسار نے دئے۔ یادگیر میں خدا کے فضل سے ۲۷ افراد نے وصیت کی۔ یہاں پہلے بھی موصیوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

۴ر نومبر کی رات کو ہمارا وفد بذریعہ ٹرین حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گیا اور اگلے روز بعد دوپہر حیدرآباد پہنچا۔ یہاں ہمارا قیام محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب کے مکان پر رہا۔

(باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر معززین کے پیغامات

ذیل میں ان معززین کے پیغامات درج کئے جاتے ہیں جن کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی گئی لیکن وہ اپنی مصروفیات اور معذوریوں کے سبب شریک جلسہ تو نہ ہو سکے البتہ جلسہ سالانہ کے بارہ میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پیغامات ارسال فرمائے ہیں:-

۱- جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نائب صدر جمہوریۂ ہند

نئی دہلی ۱۲/۱۱/۶۴ جناب مرزا وسیم احمد صاحب
آپ کی چٹھی ۱۲/۶۴ کا شکریہ۔ آپ کے تہترویں جلسہ سالانہ، جو قادیان میں منعقد ہونے والا ہے کے لئے میری بہترین خواہشات قبول فرمائیں

۲- شری حکم سنگھ صاحب سپیکر لوک سبھا - نئی دہلی

۱/۱۲/۶۴ جناب مرزا صاحب
مجھے آپ کی چٹھی مورخہ ۱۲/۶۴ ملی جس میں مجھے اپنے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ میں بہت خوشی کے ساتھ اس اجتماع میں شریک ہوتا لیکن چونکہ پارلیمنٹ کا ان دنوں اجلاس ہو رہا ہے اس لئے معذوری ہے۔ میں آپ کے اس اجتماع کی تہ دل سے کامیابی کا خواہاں ہوں

۳- شریمتی اندرا گاندھی صاحبہ وزیر اطلاعات و نشریات گورنمنٹ آف انڈیا - نئی دہلی -

آپ کا دعوتی خط جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ملا۔ بوجہ غیر معمولی مصروفیت جلسہ میں شمولیت سے قاصر ہوں۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات رکھتی ہوں۔

۴- سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ڈیرہ دون

۶/۱۲/۶۴ محترم مرزا صاحب
آپ کے دعوت نامہ کا شکریہ۔ کئی برس سے قادیان حاضر ہونے اور ان لوگوں کا نیاز حاصل کرنے کی خواہش ہے جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اپنے بلند کیرکٹر کا ثبوت دیا اور وہ قادیان کو چھوڑ کر نہ گئے۔ مگر یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ میری صحت بھی اچھی نہیں اور سردی کا بھی زور ہے۔ اس لئے حاضر نہ ہو سکوں گا۔

نیاز مند دیوان سنگھ

۵- شری ایچ ایل ملہوترہ صاحب ڈسٹرکٹ مینیجر دی پنجاب نیشنل بنک جالندھر

۱۱/۱۲/۶۴۔ آپ کی چٹھی جس میں آپ نے اپنے تہترویں سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دعوت دی ہے کا شکریہ۔ چونکہ کئی مقامات پر جانے کے لئے پروگرام بن چکا ہے اس لئے افسوس ہے کہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو سکوں گا۔ ورنہ خواہش تھی کہ جلسہ میں شامل ہو کر اس کی قیمتی تعلیم اور معلومات سے فائدہ حاصل کرتا۔

۶- شری دیوان چند صاحب شرما

۔ ونڈسر پیلیس نئی دہلی ۱۲/۱۲/۶۴

جناب مرزا وسیم احمد صاحب
مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کا تہترواں سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ میں اس میں شامل نہ ہو سکوں گا۔ کیونکہ آپ کا دعوت نامہ وصول ہونے سے قبل میں چند ایک ضروری کام کے لئے جانے کا انتظام کر چکا ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ میرے حاضر نہ ہو سکنے کو محسوس نہ کریں گے۔ میں اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ میں نے جلسہ کا پروگرام بغور مطالعہ کیا ہے اور یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی ہے کہ اس وقت ہمارا ملک بلکہ ساری دنیا جن مشکلات سے دوچار ہے اس پر بھی اس جلسہ میں سمجھاؤ دئے جائیں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگ کسی ایسے نتیجہ پر پہنچنے میں کامیاب ہو سکیں گے جس سے اقوام عالم میں اخوت کے قیام کو ترقی مل سکے۔ اور امید ہے کہ آپ ایسا موثر پروگرام اختیار کریں گے جس سے ہندو مسلم اتحاد پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے۔ میں آپ کے نیک مقاصد میں کامیابی کا خواہاں ہوں

۷- جناب ولا رام صاحب شرما پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج

جالندھر۔ آپ نے جو اپنے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی ہے اس کا مشکور رہوں۔ افسوس ہے کہ میں اپنی مصروفیات اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کی وجہ سے اس اجتماع میں حاضر ہو کر بہت سی مذہبی معلومات میں اضافہ اور روشنی حاصل نہ کر سکوں گا۔

تحریک جدید کے وعدے

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدوں کے لئے فارم تمام جماعتوں کو نومبر ہی میں دفتر ہذا کی طرف سے بھجوا دئے گئے تھے۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے وعدوں کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں۔ ایسی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ جلد از جلد وعدوں کی فہرستیں تیار کرکے دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی درخواست ہے کہ گذشتہ سال کی وصولیوں کا جائزہ لے کر جن احباب کے ذمہ بقائے ہیں ان سے بقائے وصول کرکے رقوم مرکز میں ارسال کی جائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نئے موصی حضرات توجہ فرمائیں

شمالی ہند اور جنوبی ہند کے حالیہ دوروں میں جن مخلصین نے نئی وصیتیں کی ہیں ان کے وصیت فارموں پر کارروائی ہو رہی ہے۔ اور جو وصیتیں مکمل ہوتی جاتی ہیں انہیں اخبارات میں شائع کروایا جا رہا ہے۔ جن موصیوں نے ابھی تک چندہ شرط اول اور اعلان وصیت کی رقم ارسال نہیں کی وہ جلد ارسال کر دیں تاکہ وصیتیں جلد شائع ہو سکیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

قادیان میں ایک نکاح کی تقریب

قادیان - ۲۰ر دسمبر - آج بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے عزیزہ نعیمہ شمیم دختر مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ واقفِ زندگی ناظر بیت المال قادیان کے نکاح کا اعلان عزیز نثار احمد صاحب پسر مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب آف بنگلور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

خطبۂ نکاح میں آپ نے فرمایا کہ یہ ہر دو مخلص صحابہ کے خاندان ہیں۔ اور یہ رشتہ باوجود فاصلہ کی دوری اور تمدن کے اختلاف کے احمدیت کے تعلق کی بناء پر ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر جب کہ سندوستان کی مختلف جماعتوں کے احباب جمع تھے۔ آپ نے خطبۂ نکاح میں دوستوں کو رشتہ ناطہ کی مشکلات کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اگرچہ مناسب اور موزوں رشتے ملنے کے متعلق بعض حقیقی مشکلات بھی ہیں، لیکن بعض مشکلات احباب کی خود پیدا کردہ ہیں۔ اگر وہ دنیوی امور کی نسبت دینی امور کو مقدم رکھیں اور جماعت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی پابندی کریں تو بہت سی مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ دوستوں کو احمدی لڑکوں کا رشتہ بہر صورت احمدی لڑکیوں کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ تا کہ احمدی لڑکیوں کے رشتہ میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔ اسی طرح آپ نے لڑکی والوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ بھی اگر رشتوں کے معاملہ میں خاندانی تفاوت کی شرائط کو نظر انداز کرتے ہوئے احمدیت کے رشتہ اور تقوٰی کے اصول کو ترجیح دیں تو جماعتی طور پر رشتوں کی مشکلات کا بہتر حل نکل سکتا ہے۔

خطبۂ نکاح کے بعد آپ نے فریقین سے ایجاب قبول کروایا اور اس کے بعد حضرت امیر صاحب مقامی نے جملہ احباب کی معیت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی

ادارہ بدر اس رشتہ پر ہر دو خاندانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ درویشی کے زمانہ میں یہ پہلا رشتہ ہے کہ مرکز قادیان سے ایک لڑکی باہر ہندوستان جا رہی ہے۔

(ادارہ)

مختصر کوائف بقیہ صہ ۳

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ اور نماز پڑھائی۔ بعدہٗ حضرت امیر صاحب مقامی کے حکم سے تمام احباب بہشتی مقبرہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کی گئی۔

اسی طرح کی اجتماعی اور الوداعی دعا مورخہ ۲۱ر دسمبر کو بھی بہشتی مقبرہ میں ہوئی جبکہ جلسہ کے ایام میں مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان کی والدہ مرحومہ کی نعش بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے ان کے آبائی وطن راٹھ (یوپی) سے لائی گئی تھی۔ اسی طرح مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال، حیدر آباد دکن سے اپنے خسر محترم میر احمد علی صاحب مرحوم کی نعش کو اپنے ساتھ لائے تھے۔ (میر صاحب مرحوم محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر کے بھی خسر تھے) چنانچہ ۲۱ر دسمبر کو حسب اعلان صبح سوا دس بجے جنازہ گاہ میں ہر دو مرحوم موصیان کا جنازہ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے جنازہ گاہ میں پڑھا۔ مہمانوں اور مقامی لوگوں کی کثیر تعداد جنازہ میں شریک ہوئی۔ اس کے بعد دونوں میتوں کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں دفن کیا گیا۔ اور دفن کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف کی اقتداء میں مزارِ مبارک پر اجتماعی دعا ہوئی۔ جو الوداعی دعا بھی تھی۔

۲۱ر دسمبر کی شام کو پاکستانی قافلہ واپس روانہ ہوا۔ دوسرے مقامات کو جانے والے دوست بھی کچھ تو اسی روز اور کچھ اگلے روز رخصت ہوئے۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ۲۴ر دسمبر کو درویشان کا ایک بڑا قافلہ صبح آٹھ بجے تین بسوں پر روانہ ہوا۔ جس میں محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سفر حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔ اور سب کو خیر و عافیت کے ساتھ واپس لائے۔ اور سب کو جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے۔ ان دوستوں کے تشریف لے جانے کے بعد جو دوست قادیان میں رہ گئے ہیں وہ مقاماتِ مقدسہ کی خدمت و حفاظت کا فریضہ شب و روز بڑے خلوص اور محنت سے ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت و سلامتی بخشے اور خدمات کو قبول فرمائے آمین

قادیان میں شادی کی دو تقریبیں

قادیان — امسال جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مقامی طور پر دو درویشان کی شادی کی تقریبات عمل میں آئیں۔

پہلے نمبر پر مورخہ ۲۰ر دسمبر کو بعد نماز عصر مکرم حافظ عبد العزیز صاحب درویش خادم مسجد اقصیٰ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ جب کہ مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کے بعد بعض احباب مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابدؔ کے مکان پر برات کی صورت میں تشریف لے گئے جہاں مکرم مخدوم حسین صاحب آف بلگام جلسہ کے ایام میں قیام پذیر تھے۔ مغرب کے وقت مکرم مخدوم حسین صاحب نے اپنی بچی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اگلے روز بتاریخ ۲۱ر دسمبر بوقت دو بجے مکرم حافظ عبد العزیز صاحب نے دعوتِ ولیمہ دی تھا اس شادی کے موقعہ پر محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

دوسرے نمبر پر مورخہ ۲۵ر دسمبر کو بعد نماز عصر مکرم شیخ عبد القدیر صاحب درویش قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مسجد مبارک میں اجتماعی دعا مکرم مولوی عبد اللہ صاحب فاضل مالاباری نے کرائی اور دس پندرہ دوست مکرم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ بی اے کی معیت میں مکرم سید منظور احمد صاحب عاقل کے مکان پر پہونچے جہاں لڑکی کے باپ مکرم میاں شیر محمد صاحب آف چارکوٹ پونچھ قیام پذیر تھے۔ برات پہنچنے کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم ہوئی۔ اور پھر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور شام کے وقت رخصتانہ عمل میں آیا احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ اور گھر بار کی خوشیاں دکھائے۔ آمین

(نامہ نگار)

اعلانِ نکاح - میرے چھوٹے بھائی عزیزم غلام قادر راجپوت ولد حبیب اللہ صاحب راجپوت ساکن قصبہ چوگام تحصیل کولگام کا نکاح عزیزہ سعیدہ بانو بنت غلام احمد صاحب ڈار ساکنہ کنی پورہ تحصیل کولگام ضلع اسلام آباد کے ساتھ مبلغ چھ سو روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرحیم مبلغ نے ۲۰ر نومبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ کنی پورہ میں پڑھا۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمادیں۔ خاکسار عبد الغنی احمدی چوگام

تبلیغی رپورٹ برموقعہ عرس مسانیاں شریف

محترم جناب قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ کے ارشاد کے ماتحت مورخہ ۲۶ر دسمبر کو درویشان کا ایک وفد مسانیاں شریف پہنچا۔ جو قادیان سے قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور جہاں پاکستانی غیر احمدی زائرین کی ایک پارٹی عرس منانے آئی ہوئی تھی۔

تبلیغی وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت و مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب اور عزیزان انصار احمد بشیر احمد طاہر و عبد الحلیم اڑیسوی متعلمین مدرسہ احمدیہ شامل تھے۔

اس عرس پر قریباً ۴۵ اصحاب پاکستان سے آئے ہوئے تھے۔ اور مقامی طور پر کافی تعداد غیر مسلموں کی بھی موجود تھی۔

ہمارے وفد نے پہنچنے پر تمام حاضرین بڑے تپاک سے ملے اور بڑے پرامن ماحول میں مختلف تبلیغی امور پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ زائرین کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ پاکستان کے احمدی احباب ان تک پیغام حق اچھی طرح پہنچا چکے ہوئے ہیں۔ نیز یہ لوگ ہماری جماعت کی بڑی عزت کرنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تجدید و احیاء دین کے کام کو سراہنے والے ہیں۔ اور خاص طور پر تقسیم ملک کے بعد قادیان میں درویشوں کے قیام اور قربانی کی قدر کرتے ہیں اور پھر جماعت احمدیہ نے یہاں غیر مسلم طبقہ میں محبت و کرم کے ساتھ جو تبلیغی سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں۔ ان سے بھی وہ بے حد متاثر پائے گئے۔

ہم قادیان سے اردو لٹریچر کے علاوہ ہندی اور گورمکھی لٹریچر بھی لے گئے تھے۔ جسے وہاں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ پاکستانی زائرین نے ہماری گفتگو توجہ اور دلچسپی سے سنی۔ اور لٹریچر بھی شوق سے لیا۔ یہاں تک کہ جب اردو لٹریچر ختم ہو گیا تو جنہیں نہ مل سکا تھا انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ بلکہ بعض نے ربوہ اور قادیان کا ایڈریس بھی نوٹ کر لیا۔ تا آئیندہ مزید لٹریچر حاصل کر سکیں۔ بالغرض بڑے اچھے ماحول میں دن کا اکثر حصہ گذار کر پچھلے پہر بعد اجازت ہمارا وفد قادیان آ گیا پاکستانی زائرین کے لیڈر دور تک ہمارے ساتھ الوداع کہنے آئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے

خاکسار بشیر احمد خادم مبلغ علاقہ مکانہ نزیل قادیان

روئداد جلسہ سالانہ قادیان

بقیہ صفحہ نمبر ۲

خطبۂ صدارت

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اخیر میں بقیہ بیرونی مشنوں کا مختصر تعارف کرایا کہ امریکہ، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا، مشرقِ وسطےٰ، سیلون، لبنان، سنگاپور، ملایا اور ساؤتھ افریقہ میں بھی ہمارے مشن قائم ہیں۔ جلسہ حسواد و بجے ختم ہوا۔

تیسرا دن مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۴ء

تیسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۰ دسمبر بوقت ساڑھے دس بجے صبح زیر صدارت محترم چودھری اسد اللہ خاں صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب چک منگلا نے کی اور نظم مکرم بشارت احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا

ہندو مسلم اتحاد

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج مبلغ بمبئی کی تھی۔ آپ نے کہا کہ موجودہ وقت میں ہماری حکومت قومی یکجہتی کیلئے ہر قسم کے وسائل استعمال کر رہی ہے اور اس کا یہ اقدام نہایت مستحسن ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر ہندو مسلم تعلقات خوشگوار ہیں۔ سوائے معدودے چند واقعات کے۔ اور حکومت ہند کی سیکولر گورنمنٹ میں ہر مذہب و ملت کے پیرو کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اور انہی حقوق کی بناء پر جماعت احمدیہ اپنا تبلیغی کام نہایت آسانی سے سرانجام دے رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ امن و اتحاد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہی ہے جس پر ہماری ستر سالہ تاریخ شاہد ہے۔

فاضل مقرر نے عرب و ہند کے تجارتی تعلقات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکہ میں ہوئی، تب مسلمان تاجروں کے ذریعہ اسلام ہندوستان میں بھی آیا۔ یہ ہندو مسلم ملاپ کا پہلا دور تھا جو نہایت خوشگوار رہا۔ دوسرا دور شمالی ہندوستان میں محمد بن قاسم کے سندھ میں آنے سے شروع ہوا۔ اس دور میں بھی اور اس کے تین سو سال بعد بھی جب کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان حکمران نہ تھا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار معلوم ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں اسلام پھیلتا بھی رہا۔ اور تعلقات میں کسی قسم کی کشیدگی نہ آئی اور نہ ہی کسی قسم کا اختلاف یا تضاد پیدا ہوا

سلطان شہاب الدین غوری سے لے کر بہادر شاہ ظفر تک کے نو سو سالہ دور میں بھی ہندو مسلمان مل جل کر ایک قوم کی طرح رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کے تیوہاروں اور دُکھ سُکھ میں شامل ہوتے تھے اور مسلمان حکمرانی کے دوران سب کے حقوق مساوی تھے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے کہا کہ دونوں قوموں میں منافرت پھیلانے والے سلطنتِ برطانیہ کے پادری ہیں۔ اس کے تاریخی پہلوؤں کی تائید میں مولوی صاحب موصوف نے پنڈت جواہر لعل نہرو کی کتاب Discovery of India کے حوالہ جات پڑھ کر سنائے اور آخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات "نسیم دعوت" اور "پیغامِ صلح" میں بیان کردہ قومی یکجہتی سے متعلق تعلیمات پیش کیں اور کہا کہ نیشنل انٹگریشن کی آواز سب سے پہلے قادیان ہی سے بلند ہوئی۔

شمائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دوسری تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری سابق مبلغ بلادِ عربیہ کی بعنوان "شمائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" ہوئی۔ فاضل مقرر نے نہایت دلنشیں پیرائے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور توحید کے قیام کی تڑپ کو بیان کرتے ہوئے مختلف ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ بیویوں سے حسنِ سلوک اور بیٹیوں سے محبت کے واقعات بیان کئے اور آپ کی فروتنی، تواضع، حلم و عفو اور انصاف بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں یہ بات نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ اور دوسری طرف شریعت کی بے حرمتی کو کبھی برداشت نہیں کیا آپ کی یہ تقریر پون گھنٹہ جاری رہی۔

اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری رہی

اسلام کا اقتصادی نظام اور کمیونزم

اس عنوان پر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں معاشیات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور ہمیں مسرت ہے کہ اس معاملہ میں ہمیں کسی کی دریوزہ گری کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک کامل معاشی نظام پیش کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر آدمی اپنی کمائی خود کرے۔ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے دوسرے یہ کہ کمائی کے ذرائع ناجائز نہ ہوں مقصد نیک ہے تو حصولِ مقصد کے ذرائع بھی نیک ہونے چاہئیں۔ اسلام کے نظام معاشیات میں بلیک، رشوت، سمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کی کوئی گنجائش نہیں تیسرے یہ کہ ہر فرد بشر کی بنیادی ضرورتیں پوری ہونی چاہئیں۔ چوتھے خرچ میں اعتدال پیدا کرنا اسلام سکھلاتا ہے۔ ان سب امور کی وضاحت کے لئے فاضل مقرر نے قرآن مجید و احادیث کے حوالہ جات پیش کئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے حالات بھی بیان کئے کہ کس طرح ہر شخص کی بنیادی ضرورت پیدا اور پورا کرنے کے لئے انتظام تھا۔ بیان جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے کہا کہ اسلام ایک طرف غریب کو اونچا اٹھانا چاہتا ہے اور دوسری طرف امیر کو کچھ نیچے لا کر دونوں کے تعلقات خوشگوار بناتا ہے۔ اسلام یہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ غریبوں کی ہڈیوں پر امیروں کے محلات تعمیر ہوں۔ اس سلسلہ میں نظامِ زکوٰۃ کو پیش کیا اور اسلامی مساوات کو حاضرین کے سامنے نہایت فاضلانہ انداز میں پیش کیا۔ اور آخر میں نظامِ وصیت کو پیش کیا کہ موجودہ زمانہ کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے خدا کے مامور نے اسلام کی تائید کے لئے یہ نظام جاری فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کا قیام اور اسکی خصوصیات

چوتھی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ کی بعنوان "جماعت احمدیہ کا قیام اور اس کی خصوصیات" ہوئی۔ آپ نے مذہب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ احمدیت کا مقصد خدا اور بندے کا تعلق پھر سے قائم کرنا ہے۔ احمدیت حقیقی اسلام کو پیش کرتی ہے۔ احمدیت زندہ خدا کو پیش کرتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات میں سے حوالہ جات پیش کئے۔ اور کہا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ہندو مسلم اتحاد کی پرزور تلقین کی ہے اور ہماری یہ خصوصیت ہے کہ امن و اتحاد کی تعلیم پھیلانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ فاضل مقرر نے حقیقتِ جہاد پر وضاحت سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عام مسلمانوں میں ایک خونی مہدی کے آنے کا انتظار ہے۔ لیکن یہ نظریہ غلط ہے۔ اسلام نے لا اکراہ فی الدین کی تعلیم دی ہے۔ اسی طرح آپ نے کہا کہ ہماری جماعت قرآن مجید کے حکم کے تحت حکومتِ وقت کی وفادار رہتی ہے۔ اور یہ کہ اس جماعت کی بنیاد روحانیت پر ہے۔ سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ہم ترقی کریں گے اور قیامت تک ترقی کریں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کی کئی بشارتیں اس ترقی سے متعلق ہیں۔ لیکن ہماری یہ ترقی محبت امن اور اتحاد سے ہوگی۔

پیغامات

تقریری پروگرام کے بعد ان احباب کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جنہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی لیکن بعض مجبوریوں اور مصروفیات کے باعث وہ شاملِ جلسہ نہ ہو سکے ان لوگوں نے اپنے پیغامات میں اپنی نیک خواہشات اور جلسہ کی نیک مقاصد میں کامیابی کے خواہاں ہونے کے جذبات کا اظہار کیا تھا۔

قندِ مکرر

پیغامات کے بعد متعدد حاضرین جلسہ کی فرمائش پر مکرم بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو" دوبارہ پڑھ کر سنائی

اختتامی تقریر

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حدیثِ نبوی من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مطابق تمام لیگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور قادیان کی ابتدائی اور موجودہ حالت اور مرجعِ خلائق کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ایک نشان اور احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آپ نے تمام افسرانِ حکومت اور افسرانِ پولیس و لوکل پولیس کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہر رنگ میں ہم سے تعاون کیا۔ قادیان کے غیر مسلموں سے احمدیوں کے خوشگوار تعلقات بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی رواداری کی تعلیم پیش کی۔ اور جلسہ میں شامل ہونے والے تمام غیر مسلم احباب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام حضرات کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب کو اپنی برکتوں سے نوازے۔ آمین

جلسہ کی کارروائی دو بجکر چالیس منٹ پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

الحمد للہ علیٰ ذالک

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ربوہ - ۲۷ دسمبر - ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۳۷ ویں سالانہ جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کہا ہے کہ آج اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دشمنانِ اسلام کی طرف سے اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے۔ مادی طاقتیں اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ اسلام کے آسمانی نور کو مٹا دیں ان کے مقابلہ کے لئے ہمیں اتحاد اور یگانگت کی بہت ضرورت ہے تاکہ ہم پوری قوت اور کامیابی کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اکناف عالم میں پھیلا سکیں۔ جماعت احمدیہ کا ۳۷ واں سہ روزہ سالانہ جلسہ ۲۶ دسمبر کو جماعت کے مرکز ربوہ میں شروع ہوا جس میں پاکستان کے مختلف مقامات کے علاوہ یورپ، افریقہ، مشرقِ وسطیٰ، مشرقِ بعید، چین اور عرب ممالک سے بھی ہزاروں مندوبین نے شرکت کی۔ حاضرین کی تعداد کا اندازہ ایک لاکھ کے قریب ہے

ربوہ - ۲۷ دسمبر - جماعت احمدیہ کی سہ روزہ کانفرنس میں گذشتہ رات ایک رنگین اور دلچسپ مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں دنیا کی مختلف ساٹھ زبانوں میں تقاریر کی گئیں (روزنامہ "عوام" لائل پور ۲۸/۱۲/۶۴)

وصیتیں

نوٹ:- وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۳۸۸ میں عبدالکبیر بٹ ولد غلام محمد بٹ مرحوم قوم بٹ پیشہ زمینداری تاریخ بیعت غالباً ۱۹۱۲ء ساکن ترکپورہ ڈاکخانہ بانڈی پورہ کشمیر ضلع بارہ مولا صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ر فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

۱- اراضی آبی اوّل ۲ کنال ۱۰ مرلہ قیمتی ۲۵۰۰ روپے جو موضع ترکپورہ میں واقع ہے

۲- اراضی آبی سوم ۷ کنال ۱۰ مرلہ قیمتی ۳۷۵ روپے " " " " "

۳- قیمت درختان سفیدہ بید یا جو مکان کے اردگرد ہیں		۲۶۰ روپیہ
۴- قیمت بیل گائے وغیرہ		۲۰۴ "
۵- دوکان ایک عدد متصل مسجد احمدیہ ترکپورہ	قیمت	۲۰۰ "
۶- دوکان تیلی اپنے رہائشی مکان میں	قیمت	۱۰۰ "
۷- مکان رہائشی واقعہ ترکپورہ	قیمت	۱۰۰۰ "
۸- اشیاء استعمال خانگی	قیمت	۱۰۰ "
۹- درخت اخروٹ مشترکہ	قیمت	۴۵ "
میزان نو ہزار روپیہ صرف		۹۰۰۰

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کر سکا تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالکبیر بٹ ولد غلام محمد بٹ ساکن موضع ترکپورہ منگنی پورہ ڈاکخانہ و تحصیل بانڈی پورہ کشمیر۔ گواہ شد عبدالغنی صدر جماعت احمدیہ اَرگام بانڈی پورہ کشمیر۔ گواہ شد حکیم شمس الدین ساکن موضع ترکپورہ منگنی پورہ ڈاکخانہ و تحصیل بانڈی پورہ کشمیر۔ گواہ شد صمد بٹ ولد غلام محمد بٹ برادر موصی۔ گواہ شد غلام محمد سیکرٹری مال و کاتب وصیت ہذا ساکن اوونہ گام بانڈی پورہ کشمیر۔

وصیت نمبر ۱۳۴۱۷ - میں منظور احمد ولد مستری نظام الدین صاحب قوم ترکھان پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے اس وقت ۸۸ روپیہ ماہوار ملتے ہیں میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کسی وقت کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مستری منظور احمد درویش ۶/۴/۶۴۔ گواہ شد سکندر خاں موصی نمبر ۱۰۶۳۲ درویش قادیان ۶/۴/۶۴۔ گواہ شد محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۲ درویش قادیان ۶/۴/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۴۴۰ میں میر عبدالمجید ولد میر نبی بخش صاحب قوم سید پیشہ ملازمت و کاشتکاری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائداد غیر منقولہ ہے۔ ۱ زرعی اراضی جدی تین بیگہ مالیتی دس ہزار روپیہ (جو قریباً پانچ ہزار روپیہ میں رہن ہے۔) اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) جدی اراضی سکنی مع خانہ باڑی جو ۹ کٹھہ کا رقبہ ہے مالیتی دو ہزار روپیہ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۳) جائداد منقولہ میں میرے پاس صرف ایک جوڑی بیل ہے جس کی موجودہ قیمت صرف اڑھائی صد روپے ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر مندرجہ بالا جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی (باقی صفحہ ۱۲ کالم ۱-۲)

رمضان المبارک کی آمد اور احباب جماعت کا فرض

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ جو ہماری روحانی ترقی اور نشو و نما کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس مقدس مہینہ میں جہاں مومنین کو عبادت اور ریاضت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک خاص موقعہ میسر آتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر صدقہ و خیرات اور مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا بھی ایک بہترین موقعہ ملتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدس مہینہ میں بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ اور ہماری جماعت کے احباب بھی کثرت سے اس مہینہ میں صدقہ و زکوٰۃ کی ادائیگی کیا کرتے ہیں۔

احباب جماعت اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے۔ اور ہر صاحب نصاب کے لئے اس کی ادائیگی اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ نماز کی ادائیگی۔ اور کوئی دوسرا جماعتی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں سمجھا جا سکتا۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی جملہ قابل ادا رقوم مرکز قادیان میں بھجوائی جائیں۔ اور اپنے طور پر کوئی رقم بلا منظوری مرکز مقامی طور پر خرچ نہ کی جائے۔ پس اس تحریک کے جملہ احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ ابھی سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام کی تیاری کرتے ہوئے جہاں اپنے زیادہ سے زیادہ اوقات کو عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے صرف کرنے کا عزم کریں۔ وہاں صدقہ و خیرات اور فریضۂ زکوٰۃ کو بھی اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں اگر ہمارے دوست اس طرف کماحقہٗ توجہ کرتے ہوئے اپنا اپنا محاسبہ کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر گھروں سے زکوٰۃ کی معقول رقم نکل سکتی ہے۔ اور مرکزی انتظام کے ماتحت جماعت کے ضرورتمند غرباء مساکین اور یتامیٰ کی بروقت امداد کی جا سکتی ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران اس تعلق میں توجہ فرما کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ اور اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال قادیان

ولادت - خدا کے فضل و رحم اور سیدنا حضرت عمر ایدہ اللہ کی دعاؤں سے عزیز میاں عبدالستار خان صاحب ساکن سورو ضلع بالیسر اڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ر دسمبر بروز منگل لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو خاکسار کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور درازی عمر کے ساتھ خادم دین بنائے۔ خاکسار سید صمصام الدین احمد سونگڑوی

بقیہ وصایا

لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بصورت ملازمت پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ چوہتر ۷۴ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وصیت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدمیں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ زرعی اراضی سے فصل کی صورت میں جو آمد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد میر عبد الحمید خانپور ملکی بقلم خود ۱۳ گواہ شد سید نظام الدین احمدی سکنہ خانپور ملکی ضلع مونگھیر بہار گواہ شد محمد عاشق حسین بقلم خود صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔ ضلع مونگھیر بہار۔

وصیت نمبر ۱۳۴۱۴ - میں فاطمہ بیگم اہلیہ مستری منظور احمد صاحب درویش قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند (۲) کانٹے طلائی وزنی قریباً ایک تولہ قیمت اندازاً ۱۴۱/- روپیہ (۳) مشینوں سلائی قیمتی ۱۰۰/- روپیہ۔ کل جائیداد ۷۴۱/- روپیہ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد آئندہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو بھی ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کسی قسم کی آمد نہیں ہے۔ الامتہ فاطمہ بیگم گواہ شد مستری منظور احمد درویش قادیان خاوند موصیہ ۹/۱/۶۴ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۳۲ درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۴۸۲۷ - میں عزیز بیگم زوجہ مولوی محمد سلیمان صاحب قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن موضع جمگاؤں ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

(۱) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) بالی طلائی نصف تولہ (۲) مہر ایک ہزار روپے جو میرے خاوند محترم مولوی محمد سلیمان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اپنی والدہ مرحومہ سے ایک قطعہ زمین واقعہ اردو بازار کھاگلپور ملا ہے جس کی قیمت اندازاً ایک سو بیس روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ عزیز بیگم بمعرفت ماسٹر محمد سلیمان صاحب اسسٹنٹ ٹیچر کے وی اسکول ساکچی۔ ڈاکخانہ ساکچی براستہ ٹاٹا نگر۔ گواہ شد محمد سلیمان بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد محمد شجاعت علی موصی نمبر ۷۹۷۲۔ انسپکٹر بیت المال حلقہ یوپی۔ بہار۔ اڑیسہ

خبریں

کراچی - ۲۸ دسمبر - کراچی میں زبردست فسادات کے پیش نظر متاثرہ علاقوں میں رات بھر کا کرفیو لگا دیا گیا۔ پولیس نے مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس چھوڑی اور لاٹھی چارج کیا۔ اور پھر اس نے گولی چلا دی جس سے ایک عورت ہلاک ہوگئی۔ اور کئی اشخاص مجروح ہوئے۔ پولیس دو گروہوں میں تصادم کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ فسادیوں نے کچھ مکانوں اور دوکانوں کو لوٹ لیا۔ کئی بسوں کو آگ لگا دی گئی۔ ہجوم کی خشت باری سے پولیس کے کچھ کارکن بھی زخمی ہو گئے۔

بھوپال - ۲۸ دسمبر - آل انڈیا سندھ سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے آج یہاں ایک ریزولیشن میں مطالبہ کیا کہ امن مشن کو فوری طور پر توڑ دیا جائے اور ناگا باغیوں کے ساتھ سختی سے نپٹنے کی پالیسی اپنائی جائے۔

اگرتلہ - ۲۸ دسمبر - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ تریپورہ اور آسام سے لگنے والی سرحد کے بعض مقامات سے مشرقی پاکستان کی فوجی تنظیم ایسٹ پاکستان رائفلز کی فائرنگ اب بھی جاری ہے۔ انہوں نے ان خطوں میں فائرنگ ۱۷ نومبر کو شروع کی تھی

سرینگر - ۲۸ دسمبر - عوامی ایکشن کمیٹی کے صدر مولوی فاروق نے گذشتہ روز دھمکی دی کہ بھارت کشمیر کے عوام کو حق خود ارادیت دیئے بغیر ان پر فتح حاصل نہیں کر سکتا۔ اور کہ بھارتی لیڈر کشمیریوں کی خواہش کے بغیر کشمیر کو اپنے ہاتھ میں نہیں رکھ سکتے۔

لاہور - ۲۸ دسمبر - پاکستان کے صدارتی انتخابات کے سلسلہ میں کئی مقامات پر فوجی نقل وحرکت شروع ہونے کی خبریں ملی ہیں برسر اقتدار پارٹی کے ایجنٹ اس سلسلہ میں یہ تاثر پیدا کر رہے ہیں کہ صدر ایوب نئے انتخاب میں شکست کھا گئے تو بھی وہ اقتدار چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔

راولپنڈی ۲۸ دسمبر - پاکستان سرکار نے یہ الزام لگایا ہے کہ بھارتی فوج کشمیر میں جنگ بندی لائن پر پاکستان کے خلاف امریکی ہتھیار استعمال کر رہی ہے

مدراس - ۲۸ دسمبر - رامیشورم اور لنکا میں حالیہ طوفان کے باعث چار کروڑ روپے کا مالی نقصان ہوا ہے اور ۱۸۰۰ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

کلکتہ - ۲۷ دسمبر - درگاپور میں انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس ۶ جنوری سے شروع ہو رہا ہے

ڈھاکہ - ۲۸ دسمبر - پاکستان کے صدر مسٹر ایوب خاں نے کچھ اخبارات میں شائع شدہ ان خبروں سے انکار کیا ہے کہ وہ اپنے کنبہ سمیت ۲ جنوری کو ہونے والے انتخابات سے پہلے پہلے ملک چھوڑ کر کسی دوسری جگہ بھاگ جانے والے ہیں۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کے ۹ روزہ دورہ کے بعد کل ڈھاکہ سے لاہور روانہ ہونے کے وقت آپ نے کہا کہ میں اپنے دشمنوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ان انتخابات میں اپنے کو بچانے کی خاطر آخری دم تک لڑوں گا لہٰذا اس سلسلہ میں کسی کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہنی چاہیئے۔

سرینگر - ۲۸ دسمبر - موئے مقدس ایکشن کمیٹی کی طرف سے کل جو پروٹسٹ ڈے منانے کا اعلان کیا گیا تھا یہ محض اعلان ہی ثابت ہوا۔ چنانچہ سرینگر میں چند ٹیکسیوں اور تانگوں اور شہر کے اندر چند مکانات کے علاوہ اور کسی بھی جگہ کسی نے کالی جھنڈیاں نہیں لہرائیں۔ البتہ جامع مسجد میں ایک جلسہ ہوا جس میں ریزولیشن پاس کر کے بھارت سرکار سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ موئے مقدس کی چوری کے اصل ملزموں کو گرفتار کرے۔ اس جلسہ میں مرزا افضل بیگ اور مولوی فاروق نے تقریریں کیں۔

کراچی ۲۸ دسمبر - پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے کل سندھ میں صدر ایوب کی حمایت میں ایک انتخابی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت نے ریاست جموں وکشمیر میں راشٹرپتی راج لاگو کرنے کے سلسلہ میں اپنے آئین کی جو دفعات ریاست پر لاگو کی ہیں پاکستان اس اقدام کو چیلنج کریگا

بدر کے خریدار اپنا نیا خریداری نمبر نوٹ فرمالیں

بدر کے خریداران کے پتہ جات کی نئی سلپیں چھپوائی جا رہی ہیں۔ اس طرح بعض بلکہ اکثر خریداری نمبر نئے لگائے گئے ہیں۔ یہ ... جنوری ۱۹۶۵ء کو شائع ہو ... پر موجود ہوں گے۔ احباب انہیں نوٹ فرمائیں اور آئندہ خط وکتابت کرتے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مینیجر بدر قادیان